یہ رسالہ خاص وا... لوگون کے چہپا ہی اور لوگ نہ دیکہین ۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ ... انیب

نقل مطبوعہ مطبع شمس الضحی مظفرپور سو

لاجواب وجواب انتخاب آئینہ حق نما سے مومنین مسمی بہ

مسکت المخالفین

بمقام لکہنؤ محلہ فراشخانہ وزیرگنج بتاریخ
بست و دوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۵ ہجری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انعم المومنین وخذل الخاصمین الذین انکروا الولایۃ امیر المومنین بعد ما بین لہم اللہ حین لعد بینہ فی کتاب المبین وصلی اللہ علی سید المرسلین وآلہ المعصومین وہم ائمۃ الدین واولوا الامر الذین فرض اللہ طاعتہم علی الخلق اجمعین بعد حمد وصلوات کے جاننا چاہئے کہ اس حقیر بضاعت محمد باد ابن مرزا علی صاحب باشندہ لکھنؤ نے اکثر رسالے مختصر اہل سنت وجماعت کے سوالات کے جواب میں لکھے مگر جواب اُسکا پھر کسے نہ آیا اور اکثر صاحبوں سے مناظرہ ہوا کوئی ہیچ بوش بولے میرے سامنے سے جانے نہ پایا اور بجز سکوت کے اونھیں چارہ نہ ہوا چنانچہ مولوی لطف اللہ صاحب اور مولوی نیتین اللہ صاحب کو بڑا اوجی مناظرہ کا تھا الیس بفضل خدا سے مقدمہ فدک میں محلہ رام گنج میں مولوی حکیم مرزا صادق علی صاحب مرحوم کے مکان میں زمانہ امجد علی شاہ مغفور میں مولوی لطف اللہ صاحب سے گفتگو ہوئی ایکدن

تو لاالسلم لیکے اعتماد پر شاہ صاحب دہلوی کے چلے گئے ایجا بات ہے کہ شاہ صاحب اس نام پر اتنا بڑا جھوٹ ایسے دعوے کی کتاب تحفہ اثنا عشری میں فرمائینگے کہ غضبناک ہونا جناب فاطمہؑ کا انمیں اور کتب اہل سنت موجود نیست اس حقیر نے دوسرے روز صحیح بخاری لاکے رکھدی کہ آجتک جواب نہیں لا سکے بدولت شاہ صاحب کے ایسی نجل ہوئے کہ اوسکا چارا نہین کرسکتے اور اسیطرح حافظ اکبر علی صاحب صورتی لکھنو میں آئے تھے اونسے بھی ایک جواب کا سرانجام نہوا ازانجملہ ایک روایت بجناب فاطمہؑ خود وعظ مین بیان کرتے تھے کہ بعد وفات جناب فاطمہؑ کے جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ کو خواب مین دیکھا تو جہا کہ ای سیدہ ملول کیون ہو حضرت نے کہا کہ ای ابو الحسنؑ مینے ایک سوزن ہمسایہ کی بعاریت لی تھی وہ فالانی چاہیے اوسے نہین پہنچائی پھر خواب مین خوش دیکھا پوچھا سبب خوشی کا کہا ای ابو الحسن اس سے خوش ہون کہ مالک تک سوئی پہونچ گئی پس بندہ نے یہ اعتراض کیا کہ جو بی بی ایسی صاحب دیانت ہو کیونکر عقل مین آسکے آتا ہے کہ وہ بی بی چرائے مال پر ناحق دعوی کرے اور رد سپر غضبناک ہو کر مرجاوے پس جواب حافظ صاحب نے یہ دیا کہ شاہ عبد العزیز نے تحفہ مین یہ لکھا ہے کہ کتب اہل سنت مین نہین ہے پہلے یہ روایت صحیح بخاری لاکے رکھدی کہ جس مین ناراض ہونا جناب فاطمہؑ کا دنیا سے ابو بکر پر موجود ہے پس کذب شاہ صاحب دیکھکے وہ بھی مبہوت ہو گئے اور بعنایت شاہ صاحب وہ بھی مجمع عام مین زمانہ نصیر الدین حیدر مین خجل ہو کے بیجواب ویکی تشریف لیگئے اور اب ہم ساری علمائے اہل سنت سے جواب طالب ہین مختصر باقی اعتراض طولانی ہین

جو ہم کرتے ہین سب اچھا ہی ۔ چاہئے کہ اطاعت خدا کرین تا صورت جنتیہ
تصدق اہل بیت سے مدلمین اور اگر اعمال برے ہونگے تو شفاعت
حضرات ایسے گروہ کے لئے ہو کہ امت محمدیہ ہی جسکا شفاعت ہا یہ ولہذا
نے وعدہ کیا ہی کہ بعد عذاب کے خدا رحم کریگا اور سوائے ایک اس فرقے کے
کوئی جہنم سے نجات نہ پائیگا کہ حدیث رسول خدا متفق علیہ ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تہتر فرقہ ہونگے میری امت مین ایک ناجی ہوگا اور باقی سب ناری
ہین اور ارشاد حضرت مین فرق نہین پس قصہ تمام ہی اور اگر کوئی سُنّی
جہالت سے خلاف اپنے عقیدے کے جلکے جواب مین کہے کہ تم نہ بہشتی جاؤ گے
تو اُس سے کہو کہ کوئی دلیل آیا ہم مسلمان نہین ہین کلمہ نہین پڑھتے
ہین تو کیا ہم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل نہون گے
شیعون نے کیا قصور کیا اگر سُنّی کہین کہ ہمین اس حدیث سے مراد ہی
کہ ایک فرقہ ناجی ہی تو کہو ہم اسپر راضی ہین مگر ایک فرقہ کو جو تمہارے
فرقون سے ہو خواہ حنفی خواہ شافعی اپنے فرقہ کو ناجی کہو باقی حنبلی
مالکی شافعی اشاعرہ معتزلہ صوفیہ سب کو کافر اور ناری کہو جیسے ہم کہتے ہین اور
یہ تو نہین ہوسکتا ہی کہ حنبلی کہین خدا عرش پر بیٹھا ہی بعضے کہتے ہین کہ خوب
صورت بنکے قیامت کو آئیگا اور کوئی کہتا ہی خدا سب مین حلول کرتا ہے
اور دیدار کے سبھی سُنّی قائل ہین بلکہ اعتقاد رکھتے ہین اور دیدار کے جسم
وجہت و مکان کے محال ہی پس سب ناری ہین ایک فرقہ حق لو تو تمہین
سچا جانین اور باقی سب سُنّی وغیرہ تمام فرقونکو ناری جانو ورد دشمن

جدا جانتے ہین اور ان سے بیزاری کرتے ہین بر حکم خدا کے حالانکہ تم سب کو ناجی جانتے
ہو یہان تک کہ ہم ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہو نکاح کرتے ہو اور ممکن نہین اور اگر
کہو کہ جتنے سنی ہین سب ایک فرقہ ہے تو ہم کہین گے کہ ایک سنی ہوے
ایک شیعہ ہوے امت میں تہتر فرقہ اور بتاؤ حالانکہ سارے
سنی ایک فرقہ نہین ہو سکتے اور اگر سب مسلمان ہین تو شیعون نے
کیا قصور کیا ہے کہ مسلمان نہین ہین کہ انکی بخشش ہوگی اگر کہین کہ اس سبب
سے کہ صحابہ کو برا کہتے ہو تو ہم کہین گے کہ تمام اصحاب کو برا کہنے والے کو تو
ہم بھی کافر جانتے ہین کہ اصحاب پیغمبر جناب امیر تھے اور حسنین تھے اور
ابوذر اور سلمان اور مقداد اور حذیفہ وغیرہ ہین اور اگر کہین کہ
بعض صحابہ کا برا کہنے والا کافر ہے تو تم کافر ہو جاؤ گے کہ خدا قرآن
مین کسقدر مذمت صحابہ کی فرماتا ہے اذا جاءک المنافقون کو دیکھو الخ
تا آنکہ فرماتا ہے ذلک بانهم آمنوا ثم کفروا الخ یا فرماتا ہے ومن اهل المدینة
مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم مثل اسکے بہت سے آیات ہین اب کہیے
یہ کون لوگ تھے جو کافر ہوے اور خدا قرآن مین فرماتا ہے ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب
اولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون یعنے وہ لوگ کہ چھپاتے ہین اوس
چیز کو جو نازل کیا ہمنے دلایل اور ہدایت سے بعد اوس چیز کے کہ بیان
کیا ہمنے واسطے آدمیون کے کتاب مین یہ گروہ ہے کہ لعنت کرے گا اوسپر
خدا اور لعنت کرین گے اوسپر ملائکہ اور جن و انس اور مخالفین لشکر اسلام کو

جناب رسولؐ خدا نے لعنت کی کیا وہ اصحاب نتھے اور اکثر صحابہ مرتد ہو گئے
جیسے حدیث اوصحابی اوصحابی جو جمع بین الصحیحین مین ہی اوس سے ظاہر
ہی یعنے حضرت نے فرمایا کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ایک گروہ اصحاب اوسے
پکڑ کر جہنم کو لئے جاتے ہونگے مین کہونگا یارب اوصحابی اوصحابی ای خدا یہ میرے
اصحاب ہین میرے اصحاب ہین جواب آئیگا کہ یہ مرتد ہوے بعد تیرے پس ہم
تو ایسے اصحابونکو بُرا کہتے ہین اور اچھونکے بُرا جاننے والون کو اور جھوٹا جاننے
والونکو کافر جانتے ہین بدلایل قران اور حدیث جیسا آگے آئیگا اور جو بعد
دلیل قران اور حدیث کے ہم سے اس مین خطا بھی ہو جائے تو خطائے
اجتہادی ٹھہرے بڑے تمہارے مذہب مین معاف ہی ناری کاہے سے ہو گئے
اور اگر کہو کہ ایک صحابہ کو بُرا کہے تو وہ کافر ہی تو کہو معاذ اللہ کہ حضرت
ام المومنین عایشہ عثمان کو کہتی تھین قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً
کتاب نہایہ مین لکھا ہی جب عثمان نے قران جلائے تو عایشہ کہتے تھین اقتلوا
حرّاف المصاحف قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً یعنے ایک یہودی کی
مشابہت دیتے تھین اور نعثل کے معنے پیر احمق کے بھی ہین پس آیا لعن
کرنیسے شیعہ ہی کافر ہوتے ہین عایشہ کونسے قلعہ مستحکم مین بیٹھی تھین کہ کفر
وہان تک نہین نہ پہنچتا تھا اور نعمان اصحاب رسولؐ خدا مدبری تھا اوسے
عثمان نے لعنت کی معاویہ اور تمامی بنی امیہ نے جناب امیرؑ کو بُرا کہا
اور پتھرون پر کھود کھودکے نام حضرت کا راہ مومنین لگایا زمانہ عمر ابن
عبد العزیز تک پس عمر ابن عبد العزیز نے موقوف کرایا وہ سب لوگ مسلمان

اور معاویہ اس حال پر خال المومنین رہی سبحان اللہ جانے کے انصاف ہی پس اگر
یہ ناری ہونیکا باعث ہی تو ان سب کو ناری جانے کہ عائشہ پہلے تو ایک
خلیفہ پر لعنت کرتے تھین قتل پر اونکے تحریص کرتے تھین ایک خلیفہ یعنے
جناب امیرؑ کہ بالاتفاق خلیفہ تھے اونکو خود قتل کرنے آئین اور جنازہ امام
حسنؑ کو روضۂ رسولؐ خدا مین نہ آنے دیا اور بنی امیہ کو تحریص کرکے امام
حسینؑ سے لڑنے پر آمادہ ہوئین نہ یہ کوئی بات باعث کفر نہوئی اور شیعہ
خامی لعنت کرنیسے کافر ہوتے ہین اونکو پروانہ معافی ملا تھا پس بعضے
سُنی کہتے ہین صاحب وہ اور بات تہی ایک نقل ہی کہ ایک مُلا کہتا تھا
وعظ مین کہ جو بلی ماریگا اوسے جواہرات کی بلی دینی پڑیگی کسینے کہا کہ آپکی
بیٹی نے بھی بلی ماری ہی کتاب کو اودہر اودہر دیکھکے بولے ہان تو
پہ وس کی ہی بلی لکھی ہی پس سُنیون کا بھی وہی حال ہی کہ ہم جو
کرین وہ بُرا اور عائشہ وغیرہ کا فعل سب معاف اور ایک بات یہان
اونکے اور خیال مین آئے کہ جو امام زمان کو نہ پہچانے وہ کافر مرتا ہی یہ حدیث
متفق علیہ ہی پہر اونسے تو بنا بر مذہب اہل سنت کے تیسرے اور چوتھے
خلیفہ سے مخالفت اور بنا بر مذہب شیعہ کے جناب امیرؑ اور حسنینؑ سے
معاندت اور مخالفت رہی آیا بی بی عائشہ کا امام زمان کون تہا یا پیغمبرؐ کا ارشاد
یہ بھی اوسیوقت کا تہا کہ جب خلیفہ ثانی رسولخدا کو پیغمبری سے معزول
کر چکے تھے اور ہجر کہا تہا پس ہر طرح سے کفر اونسے جدا نہین ہوتا اور تفصیل
اس کی آگے کے سوالون مین مذکور ہوگی اور عثمان نعیمان کی لعنت سے

اور حضرت عمار کے اور عبداللہ ابن مسعود کو مار ڈلوانے سے اور ابوذر کو
جھوٹا لکھنے سے کہ جنہیں صادق اہل زمین کا رسولؐ خدا نے فرمایا تھا اونکا
ایمان باقی رہگیا اور ہمارا ایمان جاتا رہا اور کافر ہوگئے اور جنہوں نے
پیغمبر کی بیٹی کا گھر جلانیکا سامان کیا بنا بر روایت صحیح مسلم کے کہ سالم
کہتا ہی کہ مین لکڑیان اوٹھائے ہوئے تھا عمر کے ساتھ جب گھر جلانے
جناب فاطمہؑ کا چلا تھا اور اکثر علمائے اہل سنت نے لکھا ہی کہ علیؑ اور
عباس بیعت ابی بکر کا انکار کرکے بیٹھے تھے اور کسی راوی نے زبیر لکھا ہی
بجائے عباس کے اور بلاذری نے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ انکار بیعت
ابوبکر کرکے گھر مین بیٹھے تھے کہ عمر کو ابوبکر نے بھیجا اور وہ گھر جلانے پر مستعد
ہوا اکثر اہل سنت نے یہ لکھا ہی کہ ابوبکر نے یہ حکم دیا کہ اگر انکار کرین علیؑ میری
بیعت کا پس تو مقابلہ کرنا اور قتل کرنا اور یہ اکثر روایات مین ہی کوئی انکار نہین
کرسکتا اور بنا بر روایت ملل ونحل کے یہ ہی کہ گھر جلانے آئے اور صدمہ دیا شکم
اقدس پر کہ اسقاط محسن ہوا تھی اور جناب امیرؑ کو بجبر لیگئے کہ یہ ابوبکر جو ہمرے
اور شیخ ابن ابی الحدید نے اسکا اعتراف کیا ہی اور صحیح بخاری مین دو روایتیں
ہین ایک تو یہ ہی کہ غَضِبَت فَاطِمَۃُ عَلیٰ اَبِی بَکرٍ وَلَم تُکَلِّمہُ حَتّیٰ مَاتَت یعنی غضبناک
ہوئین جناب فاطمہؑ ابوبکر پر اور پھر کلام نکیا یہانتک کہ مرگئین اور دوسرے
روایت عائشہ سے یہ ہی کہ جب فاطمہؑ نے دعوی فدک کیا اور ابوبکر نے کہا کہ جناب
رسولؐ خدا نے فرمایا ہی کہ ہم گروہ انبیا نہ وارث ہوتے ہین نہ کسیکو وارث کرتے
ہین ہمارا متروکہ صدقہ ہی جناب فاطمہؑ نے اوس کی تکذیب کی اوس نے اصرار کیا

فَوَجَدَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی اَبِی بَکْرٍ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ حَتّٰی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِیِّ سِتَّۃَ اَشْہُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ دَفَنَہَا زَوْجُہَا عَلِیٌّ لَیْلًا وَلَمْ یُؤْذِنْ بِہَا اَبَابَکْرٍ وَصَلّٰی عَلَیْہَا وَکَانَ لِعَلِیٍّ وِجَاہَۃٌ بَیْنَ النَّاسِ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ اسْتَنْکَرَتِ الْوُجُوْہُ فَالْتَجَاَ اِلَی الْمُصَالَحَۃِ وَالْبَیْعَۃِ یعنے غضبناک ہوئین جناب فاطمہ ابوبکر پر اور کلام نکیا اون سے تاآنکہ انتقال کیا اور چھ مہینے زندہ رہین بعد رسول خدا کے جب انتقال کیا دفن کیا اونکے شوہر علیؑ نے شب کو اور ابوبکر کو اجازت ندی اور آپ نماز پڑہی اور علیؑ کے لئے زندگی جناب فاطمہؑ مین ایک رو داری تہی جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا لوگونکے منہ پہر گئے پس ملتجا ہوئے طرف مصالح کے اور بیعت کی اور ابن قتیبہ علمائے مشہور اور معتبر اہل سُنّت سے ہے وہ کتاب امامت مین لکھتا ہی کہ عمر نے ابوبکر سے کہا چلو فاطمہؑ پاس کہ ہم نے اونہین غضبناک کیا ہی اور آزار دیا ہی خلاصہ یہ ہی کہ آئے گھر پر جناب امیرؑ کے اور حضرت سے عرض کی جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ کو خبر دی کہ وہ دونون آئے ہین حضرت نے فرمایا کہ گھر آپ کا ہی آپکو اختیار ہی غرض گھر مین آئے پردے کے پاس جناب فاطمہؑ نے منہ دیوار کی طرف پہیر لیا اونہون نے سلام کیا حضرت نے جواب سلام ندیا ابوبکر نے کہا اے فاطمہؑ مین تمہین عایشہ سے زیادہ دوست رکہتا ہون اور دوست رکہتا تہا اس بات کو کہ رسول خدا نہ مرتے اور مین مرجاتا جناب فاطمہؑ نے انکے کلام کے بعد فرمایا کہ تمنے سُنا ہی جناب رسول خدا سے کہ جسنے فاطمہؑ کو غضبناک کیا اوسنے مجھے غضبناک کیا اون دونون نے کہا کہ واللہ سُنا ہی ہم نے رسول خدا سے جناب فاطمہؑ نے کہا کہ واللہ تمنے

مجھے غضبناک کیا اور راضی نکیا مین ہرگز تم سے راضی نہونگی اور رسول خدا
سے تمہاری شکایت کرونگی ابوبکر نے کہا کہ تمہارے واسطے دعا کرونگا بعد
ہر نماز کے جناب فاطمہ نے فرمایا کہ مین تجھپر نفرین کرونگی اور لعنت کرونگی
بعد ہر نماز کے پس روتا ہوا ابوبکر چلا گیا پس کہ سُنّی سے کہ آنکھین کھول کے
دیکھو کہ جب دختر پیغمبر کو یہ کہین وہ صدیقہ تھین اب تمھین کیا تامل ہے اب یا تو
اُنسے ہاتھ اوٹھاؤ تو ابوبکر کو صدیق جانو اور جو جناب فاطمہ کو صدیقہ جانو
اور رسول خدا کو سچا جانو تو ابوبکر سے ہاتھ اوٹھاؤ اور اس روایت ابن
قتیبہ سے کئے فائدے ظاہر ہوے جناب فاطمہ نے اونکے سلام کا جواب ندیا اگر
اونہین مسلمان جانتین تو جواب سلام واجب تھا دختر پیمبر ترک واجب
نکرتین اور اگر ترک واجب کیا تو دروغ خدا اور رسول لازم آتا ہے کہ وہ عصمت
جناب فاطمہ فرمائین اور جناب فاطمہ ترک واجب کرین دوسرے اگر اونہین
خلیفہ جانتین تو اونکی اطاعت واجب تھی فرمان سرداری کرتین نہ یہ کہتین
مین تجھپر بعد ہر نماز کے لعنت کرونگی اور پھر اونکی روایت موضوع کی تکذیب کے
اور سب سے زیادہ یہ ہے کہ جاتے وقت عمر ابوبکر سے کہتے تھے کہ چاہا ہم نے فاطمہ کو
غضبناک کیا ہے آپ اقرار کیا تو نفرین خدا اور رسول خدا مین داخل ہوے
اور پھر یہ دو جھوٹھ تازہ بوے کہ مین عایشہ سے زیادہ تمھین دوست رکھتا
ہون بھلا عایشہ کو اور حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم دیتے تھے جناب فاطمہ کو
کیون نہ دئے کذب صریح ہے اور اگر پیمبر خلاف حکم خدا معاذ اللہ ورثہ سے
منع بھی کرتے تو ابوبکر بارہ سو درہم جناب فاطمہ کو ندیسکتے تھے آیا دینا جناب

فاطمہؑ کو مال مطلق حرام تہا اپنے پاس سے بہی ندیسکتے تہے جیسے اون دونون کو
دیتے تہے آیا تمہین سُنا تم نے کہ زینب خواہر زادی حضرت خدیجہ جو بیٹی رسولخدا
کے کہلاتی تہین ربیعہ بن العاص کو منسوب تہین جب جہاد مین پکڑ آئے
اور حکم خدا سے کہ فدا جو دے اوسے رہا کرو تو زینب نے اپنے شوہر کی فدا مین
اپنا زیور بہیجا حضرتؐ اوسے دیکہکر رونے لگے اور مسلمانون سے کہا کہ اگر تم راضی
ہو تو مین اسے پہیر دون کہ مجہی زینب کا زیور لینا گوارا نہین تو سب نے راضی
ہو کے کہا کہ پہیر دیجئے حضرتؐ نے پہیر دیا پس کیون مسلمانون اگر ابوبکر کو رضا
جناب فاطمہؑ منظور ہوتی اور یہ مسلمانون سے کہتے کہ دختر پیغمبر مجہسے ناراض
ہوتی ہے تم اجازت دو کیا مسلمان اجازت ندیتے یا جناب فاطمہؑ سے کہتے
آپ اس سے بہتر مجہسے لیجئے تو کیا نہو سکتا تہا مگر ظاہر ہوا کہ اونہین تو اہل بیتؑ
کو محتاج کرنا منظور تہا کہ تا کوئے انکی طرف رجوع نکرے پس جب جناب فاطمہؑ
اونکو یہ کلمہ کہین اور جناب فاطمہؑ اور جناب امیرؑ اونکی خلافت کے منکر ہون
اور اونکی خلافت کو حق نہ جانین اور اطاعت نکرین تو ہم اونکو کیونکر اچہا
کہین حکم خدا سے ہمین اطاعت اہل بیتؑ واجب اور نافرمانی کفر ہے اور نہ
جب اہل بیتؑ نے اونہین ظالم کہا اور کاذب کہا تو ہمین تصدیق اہل بیتؑ
واجب بلکہ عین ایمان ہے اور خدا فرماتا ہے لَا تَرْكَنُوا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ یعنے میل نکرو طرف ظالمون کے اور خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور انہون نے حق اہل بیتؑ کو جو قرآن
مین وارد ہوا تہا سب کو چہپایا اور خلاف حکم خدا اونہون نے حکم کیا اور

تم سب نے اونکی محبت سے احکام خدا کو چھپایا تابع اور متبوع ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون مین داخل ہوئی اور خداوند عالم نے فرمایا
ہی کہ حاصل مضمون اوس آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ چھپاتے ہین جو خدا نے
نازل کیا ہی دلایل اور ہدایت سے بعد اوس کے کہ ہمنے اوسے واسطے آدمیونکی
قرآن مین بیان کیا ہی یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون یعنے یہ گروہ وہی ہی جنپر
لعنت کرتا ہی اللہ اور لعنت کرین اوسپر جن اور انس اور ملائکہ اور یہ امر ہی
اگرچہ بر صورت خبر ہی اور اخطب خوارزم نے نقل کی ہی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا
لا یقبل اللہ تعالےٰ ایمان عبد الا بولایتہ والبرائۃ من اعدائہ یعنے خدا قبول
نہین کرتا ایمان کو اپنے بندہ کے مگر جو اقرار ولایت علیؑ کرے اور علیؑ سے محبت
کرے اور دشمنونپر اوس کے لعنت کرے اور اکثر علمائے اہل سنت نے ابن
عباس سے روایت کی ہی اور مدارج النبوۃ کہ تصنیف عبد الحق دہلوے
کی ہی کہ حاصل مضمون اوس کا یہ ہی کہ جناب رسولخداؐ اور جناب امیرؑ چلے
جاتے تھے ایک باغ پر گذرے جناب امیرؑ نے عرض کی کیا خوب باغ ہی یا رسولؐ
اللہ حضرتؐ نے فرمایا حدیقتک فی الجنۃ احسن منہا باغ تیرا اے علیؑ جنت مین
افضل ہی اس سے پھر ایک باغ پر گذرے تھے فرمایا حضرتؐ نے پس بعد اوسکے
جناب رسولخداؐ سینہ پر جناب امیرؑ کے ہاتھ مار کے رونے لگے اور فرمایا
عداوتین سینونمین لوگونکے ہین تیرے نہین ظاہر کرین گے اوسے مگر بعد
میرے اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون اوس گروہ پر لعنت کرے
خدا اور لعنت کرین جن اور انس اور ملائکہ پس ہمتو لعنت اونپر حکم

خدا سے اور رسول خدا سے اور حکم اہل بیت رسول خدا سے کرتے ہین ہم کافر ہو جائین اور جنہون نے سراسر مخالفت خدا اور رسول خدا کی کرکے اور جناب امیرؑ سے یا اور اہل بیتؑ سے عداوتین کین اور ابتک کرتے ہین کہ بعضے کہتے ہین جس کے دل مین خردل برابر عداوت علیؑ نہو وہ سنّی نہین اور بعضے بیضہ مرغ کے برابر کہتے ہین اور اس زمانہ مین ایسے ملعون موجود ہین پس کافر نہوسکے جواب دو یا ایمان لاؤ کہ اگر ہمارا فرقہ شیعہ کا ناجی نہین ہی تو پھر کوئی دنیا مین ناجی نہین ہی اور اگر ہمارا فرقہ ناجی ہی تو بھی کوئی فرقہ ناجی نہین ہی سب جہنم مین مخلد رہین گے اور اس کی تو تصریح کتب اہل سنت مین موجود ہی زمخشری نے روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ حضرت موسیؑ کے بعد اکہتر فرقہ ہوئے ایک ناجی ہوا اور باقی سب ناری ہوئے حضرت عیسیؑ کے امت مین بہتر فرقہ ہوئے ایک ناجی ہوا سب ناری ہوئے میری امت مین بعد میرے تہتر فرقہ ہونگے ایک نجات پائیگا اور سب جہنم مین جائین گے اور مخلد رہین گے زمخشری نقل کرتا ہی قَالَ عَلِیٌّ مَنْ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللہِ یعنے جناب امیرؑ نے عرض کی وہ فرقہ کون ہی اے رسول خدا قَالَ عَلِیٌّ مَنْ اَنْتَ وَاَصْحَابُکَ اور دوسری حدیث مین ہی یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ شِیْعَۃُ اللہِ وَاَنْصَارُکَ اَنْصَارُ مِرْ ... وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللہِ یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنے اے علیؑ شیعہ تیری ہی رستگار ہین روز قیامت کو بس ھُمُ الْفَائِزُوْنَ سے تخصیص نجات شیعہ کی ثابت ہی کہ ہم تو خاص طریقہ جناب امیرؑ رہین کہ حضرت انکی خلافت کا انکار فرماتے تھے کہ حق میرا ہی اسے قصور پر گھر جلایا جاتا تھا جیسا شمہ ایک بیان

کردیا ہو اور ابونعیم نے ابی لیلے غفاری سے اور اوسنے جناب رسول خدا سے
روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا سَیَکُونُ مِن بَعدِی فِتنَۃ فَاِذَا کَانَ ذَالِکَ فَالزَمُوا
عَلِیَ ابنِ اَبِی طَالِب فَانَّہ الفَارِقُ بَینَ الحَقِّ وَالبَاطِلِ یعنے بعد میرے فتنہ
و فساد ہونگے اوسوقت تم علیؑ کی اطاعت کو لازم کرنا کہ وہ فارق ہے حق و
باطل مین اور سید علیؑ ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ مین ابن عباس سے
روایت کی ہو کہ جناب رسول خدا نے فرمایا یا ابن عباس عَلَیکَ بِعَلِیٍّ فَاِنَّ الحَقَّ
عَلیٰ لِسَانِہٖ وَاِنَّ النِّفَاقَ بِجَانِبِہٖ اِنَّ ہٰذَا قُفلُ الجَنَّۃِ وَمِفتَاحِہَا بِہٖ یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ
وَبِہٖ یَدخُلُونَ النَّارَ یعنے اے ابن عباس لازم ہو تجہپر اطاعت علیؑ کی پس تحقیق کہ
حق اوپر زبان علیؑ کے ہو اور نفاق اوس کے مقابل مین ہو بتحقیق علیؑ قفل جنت
اور کنجی اوس کی ہو اور قفل نار اور کلید اوس کی ہو اوسی کے حکم سے داخل
جنت ہونگے اور اوس کے حکم سے داخل نار ہونگے پس جناب امیرؑ ابوبکر و عمر کو
کاذب اور غادر اور خاین جانتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم مین وارد ہو کہ عمر نے
جناب امیرؑ سے کہا کہ تم ابوبکر کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور مجھے بہی
کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور جناب امیرؑ نے کچہ عذر نکیا چپ ہو رہے
پس ہمین بہی جاننا ایسا ہے واجب ہوا کہ اگر انہین خلیفہ جانین یا صادق
جانین تو جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو اور تمامی اہل بیتؑ کو کاذب جانین
بلکہ رسول خدا اور خدا کو بہی معاذ اللہ تکذیب کرکے پس کافر ہو جائین
جیسے کہ وہ سب ہوے پس اب جیسے وہ سب کافر ہوے اور تم سب
ہوتے ہو جواب دو کہ ہم تو باوجود اطاعت خدا کے ناری ہوے اور تم ناجی

ہوے کہ سراسر تکذیب خدا اور رسولؐ اور اہل بیتؑ کرتے جاتے ہو جیسے خدا
کہے مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اوس کی شان مین جو ہجر کہے اور جو پیغمبر خدا پر اتہام
کرکے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ کہے اوسے فاروق اور صدیق کہو اور شیعون کے
دشمن ہوتے ہو کہ تم کیون تصدیق کرتے ہو سُبْحَانَ اللّٰہ پس ہمتو ناری ٹہرے
اور یزید اور معاویہ اور محاربان جناب امیرؑ اور موذیان خاندان رسالت
سب ناجی برعکس ارشاد پیمبرؐ ہو گیا کہ حضرت نے ایک فرقہ ناجی کہا اہل سُنّت کے
ارشاد سے ایک فرقہ ناری ہوا باقی سب فرقہ ناجی یہ دین تازہ ہی پس آنکھین کہولو
خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سوائے شیعہ اثنا عشری کے کوئی فرقہ ناجی نہین
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی **فائدہ** عجب تر یہ ہی کہ یہ بھی مذہب اہل سنّت کا
ہی کہ بندہ کو کچہ اپنے افعال مین اختیار نہین ہی یہ مجبور ہے پس کوئی پوچھے اونسے
کہ پہر ہمین کیون برا کہتے ہو جو ہم سے خدا کہلواتا ہی ہم کہتے ہین کیسے مذہب
پر تو قایم رہو اور دوسرے تماشا یہ ہی کہ بعضے سُنّی یہ کہتے ہین کہ دشمنان
اہل بیتؑ پر ہم بہی لعنت کرتے ہین پہر ہمین کیون دشمن رکہتے ہو اگر تم مجمل
کہتے ہو تو ہم مفصل کہتے ہین ہمنے اونکی دشمنی تمہاری کتابون سے مفصل تر
ثابت کردی ہم نام بنام کہتے ہین تم آنکھین بند کرلو تو کیا کرین مگر خدا کے
سامنے معذرت پیش نجائیگی اور ایک صورت سے تمہین مفصل کہتے ہو مگر
دل مین یعنے جب کسی شیعہ کو دیکہتے ہو تو ضرور تمہارے دل مین خیال آتا
ہوگا کہ یہ وہی ہین جو اونکو اونکو لعنت کرتا ہے تو گویا ہمنے بہی کہا یعنے جیسے
ہم تمہین دیکہتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ دشمن اہل بیت پیغمبرؐ ہین کہ دشمنون کو

اہل بیت کے دوست رکھتے ہین اور دوست دشمن کا وہ بھی دشمن ہے پس
سنی بھی دشمن اہل بیت ہین کہ اطاعت اہل بیت اطاعت خدا و رسول
ہے تکذیب اونکی تکذیب خدا و رسول ہے پس ڈرو خدا سے روز قیامت کو
حسرت نہو اور یہ نہ کہو لو ان لنا کرۃ فنتبرأ منہم کما تبرؤا منا اوسوقت
فائدہ بخشیگا فتذکروا یا اولی الالباب کہ حاصل ایمان سے اور اعمال سے
نجات ہے اور ہمارا فرقہ ہمیشہ ناجی ہے کہ ...

سوال دوم

حافظان اہل سنت سے یہ ہے کہ قرآن شریف تو حفظ کیا ہے مگر کبھی اوسکے
سمجھے نہین ہوا نہ ایک آیت تم سے پوچھتے ہین ... ایک لفظ ...
سوال کرتے ہین کہ خداوند عالم فرماتا ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم یعنی اطاعت خدا کرو اور اطاعت رسول کرو اور اطاعت اولوالامر
پس ہم پوچھتے ہین کہ خدا پاک ہر عیب سے ہے اور رسول اوس کا پاک اور معصوم
اور عالم اور صاحب معجزات گناہون سے بری کہ کبھی بت کو جیسے سجدہ نہین
کیا پس ایسا ہی اولوالامر چاہئے ہے یا جس جاہل کو فاسق کو چاہئے اولوالامر
قرار دے لیوے پس بتاؤ کہ کون آپکے تینون خلیفہ سے مثل رسول خدا کے
تہا بلکہ آپکے تینون خلیفہ ضعیفی تک تو بت پرستی مین مشغول رہے جب
مسلمان ہوے تو یہ حال تہا کہ کبھی تو جہاد سے فرار فرماتے تھے کہ گناہ عظیم ہے
چنانچہ خیبر اور احد کا حال ظاہر اور مشہور ہے اور کبھی نبوت رسول خدا
مین شک کرتے تھے کہ کتب اہل سنت مین یہ بات مشہور ہے کہ عمر ابن خطاب

روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے ما شککت منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے مجھے شک
نہین ہوا نبوت مین از روز اسلام مگر آج کے دن اور جناب رسول خدا نے
فرمایا مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر دونون سے متمسک رہو گے
یعنے چنگل مارے رہو گے تو گمراہ نہو گے ایک قران ہی اور دوسرے اہل بیت
و دونون جدا نہونگے تا میرے پاس حوض کوثر پر آئین اور اکثر احادیث اہل سنت
مین ہی کہ قران اور اہل بیت دونون جدا نہونگے پس جب رسولخدا م نے
قلم اور دوات [illegible] مانگا عمر نے کہا انہ لیہجر وحسبنا کتاب اللہ انہین
ہذیان ہی ہمین کافی ہی کتاب خدا کفار کا قول انہ لمجنون تھا انہون نے
ہذیان کہا یہان تو انصاف کرو کہ خدا فرماتا ہی ما ضل صاحبکم وما غوی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے تمہارا صاحب غاوی اور گمراہ
نہین ہوا کلام اپنی خواہش نفس سے نہین کہتا مگر جو اوسے وحی ہوتی ہی ادہر
نزدیک جناب خدا کے لیجے تھے اور پہر اوسے مسلمان جانو پس آوازین بلند ہوئین اور
اور حضرت نے صحبت سے نکالدیا رانده درگاه پیغمبر ہوا اور خدا فرماتا ہی بلند
کرو آواز اپنی کو پیغمبر سے حبط عمل ہو جائے گی پس آیا یہ مصداق اس قول خدا
کے ہوے یا نہین قولہ تعالے ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون
ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون
ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ہم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین
عذابا مہینا یعنے حاصل مضمون یہ ہی کہ وہ لوگ کافر ہین ساتہ خدا اور رسولونکے
کے اور چاہتے ہین کہ تفرقہ کرین خدا اور رسولونمین اوسکے اور کہتے ہین

کہ ایمان لائے ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہین بعض سے اور چاہتے ہین کہ
کوئی راہ خدا اور رسولؐ سے جدا نکالین یہ کافر ہین بر حق اور مہیا کیا ہے
ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کنندہ پس پیغمبر تو فرماتے ہین کہ قرآن اور
اہلبیت کی اطاعت کرو اور وہ کہتے ہین ہمین قرآن کافی ہے پس جب ایک کو
چھوڑا دوسرا بھی چھوٹ گیا ابوبکر جو ارستے تو وہ قرآن کو بھی چھوڑ کر ایک پیغمبر پر
افترا باندھکر کھڑے ہوے کہ حضرت فرماتے ہین کہ ہم گروہ انبیا وارث نہین رکھتے
ہمارا ترکہ صدقہ ہے یہ کذب اور افترا رسولؐ خدا پر ہے کہ ایک لڑکا بھی جانتا ہے
کہ باپ کا ورثہ اولاد پاتی ہے نہ غیر اور قرآن مین خدا فرماتا ہے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ اور سارے احکام وراثت کے ارشاد کئے اور کہین پیغمبر کو
جدا نہین کیا بلکہ فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ یعنے وارث ہوے سلیمان داؤد
کے چنانچہ زمخشری اس کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ ہزار گھوڑے ورثہ داؤد مین سلیمان
نے پائے اور پیغمبر نے سارا علم جناب امیرؑ کو سپرد کیا اور فرمایا أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ
بَابُهَا مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ یعنے مین شہر علم ہون اور علیؑ در ہین اسکے
جو علم چاہے وہ در سے پائیگا نہ تو اونسے اس حکم کو فرمایا نہ کسی صحبت مین ارشاد
کیا نہ قرآن مین مخصوص وارد ہوا کیا حضرت نے انکے کانمین فقط کہدیا تھا اور اہل بیت
لاعلم و جاہل تھے کہ وراثت کا دعوا کیا پس معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے تو
احکام قرآن کو منسوخ کیا دوسرے صاحب نے پیغمبر کو معزول کر دیا مگر معتقدین کا
اونکے اعتقاد اور زیادہ ہوگیا اسلئے کہ پیغمبرؐ آخر الزمان کے اور قرآن کے ناسخ ہوئے

اون کے پیشوا اور پیر صاحب نے تو قرآن کو جلا ہی دیا اور پھر اچھے رہے اور ایمان اور اسلام مین فرق نہ آیا اور اونکے برا کھنے سے شیعون کے دشمن ہین اور پیغمبر کی بیٹی کا گھر جلایا قرآن کو جلایا پیغمبر پر افترے کئے اور ہذیان کی تہمت کی کہ اگر کسی ادنی کو کہو تو وہ بھی مارنے دوڑے پس معلوم ہوا ہم جو کرین تو کافر ہو جائین اور صحابہ جو کچہ کرین وہ معاف ہی اور کہتے ہین کہ یہ عشرہ مبشرہ تھے یعنے رسولخدا نے انہین بشارت دی ہی کہ جو چاہو کرو سب معاف ہی یہ بھی دروغ ہی کہ خداوند عالم قرآن مین پیغمبر کو فرماتا ہی کہ قُل اِنّی اَخافُ اِن عَصَیتُ رَبّی عَذابَ یَومٍ عَظیم کہ کہہ اے پیغمبر مین خایف ہون اگر عصیان کرون خدا کا روز قیامت سے اور صحابہ کو کہین چاہو قرآن جلاؤ چاہو اہل بیت کو قتل کرو آزار پہنچاؤ چاہو پیغمبر کے وصی خلیفہ کو قتل کرنے آؤ چاہو مجھے مجنون بناؤ سب معاف ہی شیخ ابن ابی الحدید کہ علمائے اہل سنت سے ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر سے جب عایشہ لڑنے آئین زبیر سامنے جناب امیر کے آ کر کہنے لگا کہ عثمان نے وہ حدیث بیان کی تھی آپنے تصدیق اوسکی نہ کی اور حالانکہ وہ عشرۂ مبشرہ سے تھے حضرت نے فرمایا عشرہ مبشرہ سے کون کون ہی کہا کہ ابوبکر عمر عثمان ابوعبیدہ جراح سعد سعید طلحہ زبیر عبدالرحمن اور یہ کہکے چپ ہوا حضرت نے فرمایا کہ دسوان کون ہی کہا آپ حضرت نے فرمایا کہ مجھے بھی حضرت نے فرمایا ہی کہا ہان بیشک حضرت نے فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ مجھے حضرت نے بشارت دی ہی بہشت کی مین تمہارے بشارت بہشت کا گواہ نہین ہون کہ تمہین رسولخدا نے جنتی کہا ہو پس زبیر رونے لگا اور چلا گیا زبیر کو دیکھئے کہ بشارت بہشت کے بھی گواہ ہین اور قتل پر کمر باندہ کے

لڑنے بہی آئے ہین اور عایشہ کو بہی لڑانے لائے ہین وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ کو بہول
گئے اور پہر مسلمان رہی اور عجیب تماشا ہی اپنی تو حدیث وضعی مخالف انکو
صحیح سے زیادہ قرآن سے زیادہ معتبرہ جانتے ہین اور شہرت دیتے ہین اور
ہمارے باب مین جو صحیحہ وارد ہوے ہین انہین ضعیف سے بہی اضعف
کر دیتے ہین چنانچہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اے علی شیعہ تیرے رستگار ہین قیامت کو اور اخطب خوارزمی
روایت لی ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خدا نے میرے بہائی علی ابن
ابیطالب کے لئے وہ فضائل مقرر کئے ہین کہ انکا کوئی احصا نہین
کر سکتا فَمَنْ ذَکَرَ فَضِیْلَۃً مِّنْ فَضَائِلِہٖ مُقِرًّا بِہَا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ
وَمَا تَأَخَّرَ جو شخص ایک فضیلت انکی فضائل سے بیان کرے در انحالیکہ
اعتقاد رکہتا ہو خدا اوس کے گناہان گذشتہ اور آیندہ بخشدیتا ہی پس
وہ اگر عشرہ بموجب حدیث وضعی کے عشرہ مبشرہ تھے تو ہم قول جمیع مخالفین
سے گروہ اثنا عشریہ مبشرہ ہین پس سوال اول کا معین بہ تقریر بہی ہو گئے
کہ ہم جسے جو چاہین کہین ہمین معاف ہی ہمارا فرقہ بیشک ناجی ہے +
غرض آمدیم بر سر مطلب اب ہم ایسے سوال کرتے ہین کہ آیا یہ لوگ قابل
اولوالامر ہونے کے تھے یا جنکو رسول خدا نے فرمایا یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ
مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور فرمایا عَلِیٌّ مِّنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ
اور فرمایا اَنْتَ وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ بہت سے حدیثین اسی مضمون کی وارد
ہوئے ہین کتب مخالفین مین اور خداوند عالم نے فرمایا کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

پیشہ

یعنے صادقین کے اطاعت کرو مفسرین اہل سنت نے لکھا ہے کہ مراد علی ابن
ابی طالبؑ ہین اور روایت ہے علمائے اہل سنت نے تفسیر وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی
مین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا سے پوچھا آپکا خلیفہ بعد آپکے کون ہوگا
کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے چلا حضرت نے فرمایا کہ جسکے گھر مین یہ ستارہ
اوترے وہی میرا خلیفہ ہے سب اپنے گھرون مین دوڑے وہ آتے آتے خانہ
جناب امیر مین مثل تیر کے اوترا ہوا اور پھر جانب آسمان بلند ہوا منافق
کہنے لگے کہ پیغمبر محبت علی مین گمراہ ہو گئے ہین علی مین جو چاہتے ہین وہ
کہتے ہین کہ یہ آیہ نازل ہوا وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی یعنے قسم ہے ستارہ کے جب اوترا نہین گمراہ
ہوا صاحب تمہارا اور نہ غاوی ہوا پس گمراہ اور غاوی کہنے والا معلوم
ہوا کہ یہ کلمات کسنے کہے جب کلمہ پیغمبر کا واضح ہوا کہ یہ کہنے والے تھے اور اسی
طرح شان نزول آیہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ مین وارد ہوا ہے اخطب خوارزم
اور علمائے اہل سنت راوی ہین کہ حضرت سے صحبت مین کسی نے پوچھا کہ
آپکا خلیفہ کون ہے حضرت نے دعا کی خلاصہ یہ ہے کہ خداوندا میرے بھائی
موسی نے دعا کی تھی تو نے ہارون کو خلیفہ اون کا کیا مین تجھسے دعا کرتا
ہون کہ میرے بھائی علیؑ کو میرا خلیفہ کر کہ یہ آیہ نازل ہوا حضرت نے کہا چلو
دیکھنے یہ عمل خیر کسنے کیا پس مسجد مین آئے تو وہ سائل انگوٹھی لئے کھڑا تھا
حضرت نے پوچھا کسنے یہ انگوٹھی دی تھی اوسنے کہا اس نمازی نے ۔ الے نے

حضرت نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ کہ خدا نے میری دعا کو قبول کیا اس سے
ظاہر ہوا آیہ یا ایہا الرسول بلغ الخ نازل ہوا یعنے جب حجۃ الوداع سے حضرت
پھرے تو یہ راہ میں نازل ہوا غدیر خم میں حضرت نے سب کو جمع کر کے فرمایا کہ
جو رسول دنیا سے گیا اوسنے اپنا جانشین قایم کیا مجھے بھی حکم خدا ہوا ہے
پھر فرمایا الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یعنے آیا میں نہیں ہوں
تمہارا اولی بالتصرف تمہارے نفسوں سے سب نے کہا کہ آپ ہیں قال من کنت
مولاہ فہذا علی مولاہ اور ہاتھ پکڑ کر جناب امیر کا اوٹھایا اور فرمایا جسکا میں
صاحب تصرف اور اختیار ہوں اوسکا علیؑ صاحب تصرف اور صاحب اختیار
ہے اور اکثر اہل سنت کی تفسیروں میں موجود ہے اور سب نے آکے مبارکباد دی
چنانچہ عمر نے آکے بھی کہا بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ
مبارک اے علیؑ کہ تم مولا ہوئے میرے اور ہر مومن اور مومنونکے اب کون سی
بات باقی رہی پھر ابو سعید خذری سے منقول ہے کہ پھر آیہ الیوم اکملت لکم
دینکم نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ بے اقرار و اعتقاد امامت و ولایت جناب امیرؑ
دین ناقص ہے پھر اخطب خوارزم روایت کرتا ہے کہ یہ ہی قول علمائے اہل سنت
کا ہے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے فرمایا ہے کہ
حکم دو اپنی امت کو کہ علیؑ کا کوئی نام لیکے نہ پکارے بلکہ امیر المومنین کہا
کریں اے منصفوں غور کرو اب کون سے بات باقی رہی خلافت پر جناب
امیرؑ کی اور بعد رسول خدا کے جتنے تھے سب امیر المومنینؑ کہلانے لگے
یہ غاصب تھے یا نہ کسنے انہیں امیر المومنینؑ کہا تھا ان دلایل واضحہ پر بعضے

نہایت تعصب سے کہتے ہیں کہ مولیٰ کے معنے اولیٰ بالتصرف کے فقط نہیں ہیں دوست
اور غلام کے معنے بھی ہیں اب یہ عداوت نہیں تو کیا ہے کہ رسول خدا نے پہلے
فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اس سے دوست مراد ہے یا غلام کہ اولیٰ
بالتصرف مِنْ اَنْفُسِکُمْ سے صاف ظاہر ہے پھر اس کے بعد فرمایا مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ اس سیاق عبارت سے سوائے صاحب تصرف کے
بھلا اور بھی معنے بنتے ہیں خَتَمَ اللّٰہُ عَلیٰ قُلُوْبِھِمْ اور دلیل واضح تر سنئے کہ ثعلبی
تفسیر سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ میں لکھتا ہے کہ آیا حارث بن نعمان اور
کہنے لگا یا رسول اللہ تم نے ہمیں حکم دیا کلمہ پڑھا نماز کو کہا ہم نے نماز پڑھی روزہ
رکھا زکوٰۃ دی اب جو یہ سلسلہ جاتا ہے اور اپنے ابن عم کو تم سردار کرتے ہو کیا یہ بات
تمہاری طرف سے ہے یا خدا کی جانب سے حضرت نے فرمایا قسم ہے خدا کی جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ امر اسی کی جانب سے ہے پس وہ اپنے
سواری کی جانب چلا اور کہتا تھا کہ خداوندا اگر یہ تیری طرف سے ہے تو اس پر
پر ایک پتھر گرا کہ وہ واصل جہنم ہو پس ابھی وہ اپنے سواری تک نہ
پہنچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے نازل ہوا اس سے اس منافق کے لگا گیا اور
واصل جہنم ہوا پس دیکھا یہ ماجرا اب اس سے زیادہ اولیٰ اور دلیل خلافت جناب
امیر پر واضح تر چاہتے ہو مگر ورثا و مقلدین سے اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ میں رہے انھوں نے جلدی کی اور حسینہ ... بنایا اور یہ
کہ جناب رسول خدا کو زہر دیا ... پہنچے قبر میں راتدن ... ای ... اتر کے
کیوں میں لنگر پھر کے نہ ہالی کہ تا اور لکا ... کیا اور ... سے

لیے ... قد ادہما پہنچے تھے اور حذیفہ ہانکاتے تھے ناقہ حضرت کو حذیفہ نے
پوچھا یا حضرت یہ کون لوگ ہیں حضرت نے نام اونکے بتائے اور تجلی بجلی کی کہ
حذیفہ نے سب کو دیکھ لیا اور جناب صادق علیہ السلام سے نام اونکے
ظاہر ہیں اور حذیفہ سے بھی عمر پوچھا کرتے تھے کہ میں منافق ہوں یا موافق
اور یہ صحیح بخاری میں مرقوم ہے حذیفہ کہتے ہیں کہ میں کیونکر ان ... کو
بتاؤں تو آپ دیکھ لے اپنے تئیں اور حذیفہ نے زمانہ خلافت ظاہری
جنت ... سب کے نام ... ہیں یہ ہمارے کتب میں ہیں اور سنو کہ
وان ... چار جاہلونکے خلیفہ بنائے ہوئے تو برحق ہیں اور جو حکم خدا سے
خلیفہ تھے اونکی خلافت ثابت نہیں ہوتی یہ اسلام ہے یا کفر اور ایسے
... لفان خدا اور رسول جو برائت ... کافر ہوتا ہے واللہ انکو خلیفہ جاننا
ایسا ہے کہ فرعون کو خدا جاننا اور مسلمہ کذاب کو پیغمبر جاننا اور ایسے
لوگ اولوالامر پیغمبر آخر الزمان کے نہیں ہو سکتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے لا ینال
عہدی الظالمین یعنی نہ پہنچے گا عہد میرا ظالموں کو اور پھر فرماتا ہے لا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور میل نکرو ظالموں کی جانب کہ پہنچے تمہے
آتش جہنم مس کریگی جہاں اعلم ہو کہ میل نکرو اونکے جانب اونکو امام جانو
محبت کرو پھر مسلمان کہلاؤ غور کرو غافل نرہو کہ تمہارے عالم کیا کہہ گئے
ہیں جب خلافت جناب امیر کی ثابت ہے تو سب ائمہ اثنا عشر کی خلافت اور
امامت ثابت ہے اور انکا منکر منکر نبوت اور منکر خدا ہے سمجھو کہ جب خدا نے
اپنے پیغمبر کو حکم کیا آیۂ یا ایہا الرسول میں کہ ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

یعنی اگر اس حکم کو ہمارے نہ پہنچایا تو کسی حکم کو ہمارے نہ پہنچایا پس حضرت نے اوس حکم کو پہنچایا اب جسنے اوس حکم کو نمانا اور جناب امیرؑ کو خلیفہ نجانا پس اوسنے کسی حکم خدا کو نمانا یہ بات اس سے ظاہر ہوئے ایسی جب خلافت جناب امیرؑ کی ثابت ہوئے تو سب ائمہ کی خلافت اور امامت ثابت ہی کہ ایک دوسرے کو بحکم خدا و رسول خلیفہ کرتا گیا مگر چونکہ خلافت کا بیان ہکا ہی سب کا وضوح کر دینا چاہیے حالانکہ اوس حدیثین صحاح ستہ مین بعبارت مختلف اور مضمون متحد وارد ہوئے ہین کہ حضرت نے فرمایا لایزال امر الدین قائماً حتی یکون فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ رہیگا یہ دین باقی تا آنکہ ہون دین کے بارہ خلیفہ اور سب قریش سے ہونگے اب سنی بتادین کہ بارہ خلیفہ بنا بر اونکے مذہب کے کون ہوئے اور ہم سے سن لو کہ جو تمہارے کتب سے بھی بنابر ہمارے مذہب کے ثابت ہین اور ہماری کتابون مین نہایت توضیح اور تفصیل سے اوسکا بیان ہوا ہی پس پنبۂ غفلت کو کانون سے نکالو اور اس استعجاب مین نہو کہ صحابہ صحبت رسولِ خدا مین رہکر برے کیونکر ہوئے چنانچہ بعضے جاہل عالم نما ایسی باتین جاہلونکی بہکانے کو کرتے ہین کہ صاحب ہمارے صحبت مین آدمی کو اثر ہو جاتا ہی پیغمبرؐ کی صحبت کا ابو بکر و عمر وغیرہ کو اثر نہوا یہ اوس نادان سے کہو کہ یہ تو سارے قرآن کا انکار کرتا ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی اذا جاءک المنافقون الخ دیکھو کیا فرماتا ہی کہ تیری صحبت مین آکے نبوت کی تیری گواہی دیتے ہین کہ تو پیغمبرؐ ہی مگر وہ جھوٹی ہین قسمون کو

سپر بنایا ذوالفقار خدمت بابرکت مین مرحمت ہوا اور یہ اسی سبب سے کہ ایمان لا کے
پہ کافر ہوگئے ایسے حال ہزارون ہین بہت ہین جو اقرار ایمان کے بعد پھر کافر ہوئے
کہ طریقہ بنے سے ایمان لائے ہم کہتے ہین کہ جو لوگ تھے جیسے ہم نے کہا
اور دلیلین اوسکی آگے آتی ہین اور یہ اسد تعجب اب تمہارا عبث ہے دیکھو
شیطان ایک بات سے راندہ درگاہ ہوگیا آٹھ ہزار برس کی عبادت
غارت ہوگئی انکار سجدہ آدم سے اور حالانکہ یہ دلیل کیا تھا انا خیر منہ خلقتنی
من نار و خلقتہ من طین کہ تونے مجھے نار سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اسیطرح
خلفائے ثلاثہ کی فضیلت بھی جناب امیر پر اپنی بیان کی اور دلیل
بڑھنے اور کہ بعد پیغمبر کے دعوائے خلافت بخش دیا چاہا مگر شیطان نے
تو فقط انکار سجدہ کیا تھا حضرت آدم کا دعوا نہ کیا تھا اے اون لوگون نے تو
انکار حکم خدا کیا پیغمبر کو نہ مانا انکی نسبت دی خلافت جناب امیر کا انکار کیا اور
خلافت کا دعوی کرکے خلیفہ بن بیٹھے لے حجت و دلیل پہر وہ مسلمان رہی پس آپ
بتاؤ اے اہل سنت کہ ہماری بعض دلیلین تو تم نے سنین یہ تو بیان کرو کہ
آپکے ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت پر کونسی دلیل ہے اگر کہین حکم خدا انکے
خلافت پر آیا ہے تو بسم اللہ بتاؤ یا پیغمبر نے ارشاد کیا ہو تو سناؤ اور اگر
ارشاد خدا و رسول نہین ہوا تو خلافت خلاف حکم خدا و رسول ہے تو سب سے
باطل ہے اوس کا بیان کرنا اور پوچھنا کیا ہے پس جو انکی خلافت پر حکم کرتے
ہین بغیر حکم خدا وہ سب کافر ہین جیسے دعوائے خدائی فرعون کا اور نبوت
مسیلمہ کذاب ہے ویسی ہی یہ خلافتین تھین پس جو فرعون کو خدا اور مسیلمہ کو

تو پھر جانے دو ثلاثہ کو خلیفہ جانے جنکا [illegible] بھی ہو کر جناب امیر کو
کہ [illegible] نہیں [illegible] گئے تھے [illegible] بھی [illegible] جناب رسول خدا
جب [illegible] تھے [illegible] جب آپ [illegible] تشریف
[illegible] رہا کرتے تھے یہانتک کہ [illegible] علما
[illegible] اہل سنت [illegible] روایت کی ابی سلمیٰ راعی سے کہ کہا ایمان
کہ سنا میں نے جناب رسول خدا سے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب معراج جب مجھے آسمان پر لے گئے
قال الجلیل آمن الرسول بما انزل الیه من ربه یعنی خدا نے فرمایا
ایمان لایا پیغمبر جو نازل کیا گیا اوسکی جانب خدا سے فقلت والمؤمنون
عرض کی میں نے کہ مومن بھی ایمان لائے قال صدقت یا محمد من خلفت فی
امتک قلت خیرها قال علی ابن ابیطالب قلت نعم خدا نے فرمایا سچ کہا تم نے
اے محمد اب بتاؤ تم تو یہاں آئے اپنی جا امت میں کسے چھوڑ آئے ہو عرض کی میں نے
بہترین امت کو خدا نے فرمایا علی ابن ابیطالب کو عرض کی میں نے بلی اے
خداوند عالم قال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعة فاخترتک منها
فشققت لک اسما من اسمائی فلا اذکر فی موضع الا ذکرت معی فانا
المحمود وانت محمد ثم اطلعت ثانیا فاخترت منها علیا فشققت له اسما
من اسمائی فانا الاعلی وهو علی خداوند عالم نے فرمایا اے محمد میں نے نظر
کی زمین میں پس اختیار کیا اور برگزیدہ کیا اہل زمین سے تجھے اور اپنے
ناموں سے تیرا نام مشتق کیا تا جہان میں ذکر کیا جاؤں تو بھی ذکر کیا جائے
میرے ساتھ میں ہوں محمود اور تو ہے محمد پھر نظر کی میں نے ثانیا پس اختیار کیا

تمامی اہل زمین سے علی کو او اوس کے لئے ایک نام نکالا اپنے ناموں سے
پس مین اعلی ہون اور وہ علی ہے یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمۃ
والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی
اہل السموات والارض فمن قبلہا کان عندی من المومنین ومن جحدھا
کان عندی من الکافرین یعنے اے محمد مینے تمھین پیدا کیا اور پیدا کیا
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ائمہ کو جو اولاد حسین سے ہین اپنے
نور سے اور عرض کیا تمہاری ولایت کو اہل آسمان اور اہل زمین پر۔
پس جسنے قبول کیا اونکی امامت و ولایت کو ہوگا نزدیک میرے وہ مومنین
سے اور جسنے انکار کیا تمہاری ولایت کا اور امامت کا ہوگا نزدیک میرے
وہ کافرون سے یا محمد لو ان عبدا من عبیدی عبدنی حتی ینقطع او یصیر
کالشن البال ثم اتانی جاحدا لولایتکم ما غفرت لہ حتی یقبل ولایتکم اے محمد
اگر کوئی بندہ میرے بندون سے عبادت کرے کہ جان بدن سے نکل جاوے
یا کثرت مشقت عبادت سے پوست خشک ہوکے بدن مین چمٹ جاوے اور پھر
میرے پاس آوے تمہارے ولایت کا منکر ہرگز نہ بخشونگا تا آنکہ اقرار کرے
میرے یا محمد تحب ان تراہم قلت نعم یارب فقال التفت عن یمین العرش
فالتفت فاذا بعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد
ابن علی وجعفر ابن محمد وموسی ابن جعفر وعلی ابن موسی ومحمد ابن علی
وعلی ابن محمد والحسن ابن علی والمہدی فی ضحضاح من نور قیاما یصلون
وہو فی وسطہم کانہ کوکب دری یعنے فرمایا خدا نے اے محمد دوست رکھتے

ہو کہ دیکھو ان سب کو جنکی بابت اے رب ارشاد ہوا جانب راست عرش کے دیکھو مین اودہر متوجہ ہوا پس ناگاہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علی ابن الحسینؑ اور محمد ابن علیؑ اور جعفر ابن محمدؑ اور موسی ابن جعفرؑ اور علی ابن موسیؑ اور محمد ابن علیؑ اور علی ابن محمدؑ اور حسن ابن علیؑ اور مہدیؑ ایک نور مثل آفتاب کے ہیں اوسمین کہڑے ہین نماز مین مشغول اور مہدیؑ اونمین مثل کوکب درخشان کے ہیں فقال یا محمد ہولاء الحجج وہو الثائر من عترتک وعزتی وجلالی انہ الحجۃ الواجبۃ لاولیائی والمنتقم من اعدائی پس فرمایا اے محمدؐ یہ ہین حجت میرے اور مہدیؑ عوض خون لینے والا ہی تیرے عزت کا ظالمونسے جو جو جفا کرینگے تیرے اہلبیتؑ پر اور رشاد الدین حنفی نے بھی اسی مضمونکی روایت نقل کی ہی اور اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جناب امیرؑ سے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ حضرتنے فرمایا کہ مین وارد حوض کوثر ہونگا تمہارے ساتھ اے علیؑ تم ساقی اوسکے ہوگے اور حسنؑ نشان اوسکا اور جلاے تعیش محبان بنائینگے اور حسینؑ حکم کرنیوالے ہونگے اور علی ابن الحسینؑ اسباب مہیا کرتے ہونگے اور محمد ابن علیؑ خبر کنندہ ہونگے اور جعفر ابن محمدؑ آگے آئینگے اور موسی ابن جعفرؑ شمار کرینگے دوستونکو اور دشمنونکو اور علی ابن موسیؑ زینت دینگے مؤمنونکو اور محمد ابن علیؑ مرتبہ بمراتب جگہ دینگے جنت مین اور علی ابن محمدؑ تزویج کرینگے حورونکو ساتھ شیعونکے اور حسن ابن علیؑ چراغ اہل جنت ہین اور ہادیؑ شفیع شیعیان ہونگے روز قیامت کو اوس جاگہ رخصت نہیں دیتا خدا اواسطے شفاعت کے مگر جسے کہ چاہے اور راضی ہو انتہی

پس غور کر اے ہشام کہ جناب رسول خدا اس امت کے لیے تشریف فرما ہوئے
اسمیں [illegible] خدا [illegible] اگر حجت [illegible] دنیا میں [illegible] اسے [illegible]
عقلوں [illegible] اعتقاد [illegible] امت کو [illegible]
اور ہشام خدمت میں جناب [illegible] حاضر [illegible] اور [illegible]
[illegible] حضرت نے [illegible] اے ہشام [illegible] ارشاد [illegible]
تمام [illegible] اور [illegible] کہا اے شیخ [illegible] سوال
رکھتا [illegible] پوچھا کہ تیرے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کہا اے شیخ جو میں پوچھوں [illegible] اور [illegible]
[illegible] پوچھا اور [illegible] کیا [illegible] ہو کہا [illegible] تمیز [illegible]
کیا [illegible] کیا [illegible] مضمون [illegible] اور [illegible]
تمیز کرے [illegible] ہاتھوں [illegible] کیا اگر [illegible]
بتا بات [illegible] کہا [illegible] السنۃ [illegible]
فرزند [illegible] خدا نے [illegible] اگر [illegible] اور [illegible] کسی [illegible]
[illegible] ہو [illegible] دل [illegible]
کہا اے شیخ [illegible] خدا نے [illegible] بسم الشاء [illegible] تو [illegible]
کہ اتنی بڑی امت رسول کی [illegible] امت تک باقی [illegible] چھوڑا [illegible]
حاکم نہ کرتا پس مبہوت ہو گیا اور کہنے لگا [illegible] امام [illegible]
حضرت نے فرمایا اے ہشام یہ دلیل امامت تو نے کہاں دیکھی تجھے عرض کی
ہشام نے یا حضرت میرے جی میں یون ہی آیا حضرت نے فرمایا یہ دلیل صحیفہ

صحیفہ ابراہیم مین لکھی ہے انتہی پس حق وہی ہے جو قرآن مین وارد ہوا اور
رسول خدا نے خلیفہ گردانا اور اگر خدا و پیغمبر خدا نے خلیفہ مقرر نہ کیا تو صحابہ
کثیر العقل کون تھے خلیفہ مقرر کرنیوالے پس یہ بدعت کیونکہ خدا اور رسول کے
نزدیک تو امام کی ضرورت نہ تھی پھر یہ کون تھے خلافت مقرر کرنیوالے پس یہ
بدعت ٹھیری وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ذِیْ ضَلَالَۃٍ سَبِیْلُہَا اِلَی النَّارِ یعنے سب
بدعتین ضلالت ہین اور ہر ذی ضلالت کی راہ جہنم ہے اسکا ہمین جواب دیجیے
اور یہ جو دلیل بے سر و پا کرتے ہو کہ اونکی خلافت اجماع سے ہوئی ہی تو ہم کہینگے
کہ یہی ہمین دکہا دو کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ جسپر اجماع امت ہو اوسے خلیفہ کرنا
پس تمہارے علمانے تین دلیلین بجاے خود ٹھہرائی ہین ایک اجماع ایک استخلاف
ایک غلبہ یہ سب بے سر و پا ہین اپنی خواہش نفس کے موافق ہین اور خلافت
رسول حکم خدائی سے ہوتی ہے پس سنی کہتے ہین خلافت ابو بکر پر اجماع ہوا
اور کہتے ہین حضرت نے فرمایا تھا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی یہ بہت
ظاہر البطلان ہے کہ سامنے حضرت کے تو یہ حال تھا جو بیان ہوا بعد رحلت کے
کونسی توقع تھی اور اگر اسے تسلیم ہی کرین تو کہتے ہین ہم کہ اگر اجماع سے
تمامی امت مراد ہے تو یہ ہی نہین ہوا کہ تمام امت کا اتفاق ہوا ہو
کا انصار کہتے تھے مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ یعنے ایک تم مین سے امیر ہوا اور ایک
ہم مین سے امیر ہو اور بنی ہاشم اور اصحابہ صالحین مثل سلمان وغیرہ جناب امیر کے
ساتھہ دفن جناب رسولخدا مین مشغول تھے اور اتفاق خلافت جناب امیر تھا
کہ جس قصور پر گہر جناب امیر کا جلالیا جاتا تھا پس تمام امت کا تو اجماع نہ ہوا اگر کہو

بعض امت کا اجماع کافی ہے تو ہم کہینگے کہ امت ۷۳ قسم پر ہے ایک امت مرحوم جسے ناجی فرمایا ہے اور جسکی شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور باقی امت ملعونہ کہ جو ناری ہے پس جس اجماع مین کہ بنی ہاشم اور سلمان اور حذیفہ وغیرہ اور حسنین علیہما السلام اور جناب فاطمہ اور جناب امیرؑ داخل ہونگے وہ صحیح ہوگا یا اون لوگونکا اجماع کہ جو خلافت کے خوشی مین ایسے مصروف تہے کہ دفن رسولخدا مین بہی شریک نہوئے ایسے نافرمان خدا اور رسول کہ جنہین تمہارے مولوی روم ارشاد کرتے ہین

اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہل دنیا کار دنیا ساختند	مصطفےٰ را بے کفن انداختند

پس اہلسنت مولوی روم صاحب کو تو کچھ نہین فرماتے کہ اتنا بڑا کلمہ صحابہ کو کہگئے آیا شیعہ ہی گنہگار ہین پس ہم کہتے ہین کہ یہ اجماع باطل ہے اور یہ بات ظاہر ہے اور اگر بعض امت کا اجماع صحیح ہے تو پہر جسمین صحابہ نیک بالاتفاق شریک تہے وہ خلافت کیون نہ صحیح ہوگی اور اگر امت کا اجماع گمراہی پر نہین ہوتا بنا بر قول اہلسنت کے تو شیعہ کا اجماع جو برا کہتے غاصبان حق جناب امیرؑ پر واقع ہے باطل اور ضلالت کیون ہوگا اس اجماع کو بہی صحیح اور حق جانو کہ اس اجماع مین سب اہلسنت جو اولوالامر تہے شریک تہے اور دوسرے اجماع اور ایک دلیل سے بہی باطل ہے کہ کسی نبیؐ نے حضرت آدم سے تا حضرت خاتم امت کو بے جانشین چہوڑا ہے یا کسی امت نے اجماع سے خلیفہ کیا ہے یا کسی نبیؐ نے بے حکم خدا بے دعا کئے خلیفہ کیا ہو تو بتاؤ اگر کسی امت نے نبیؐ اپنا مقرر کیا ہو تو خلیفہ بہی

مقرر کرین یہ بدعت تازہ اور ظلم بے اندازہ ہی یہ ایسا ہے کہ پتھر کا ایک بت
تراش کے بنایا اور اوسے خدا قرار دیا اگر وہ خدا ہو جاوے تو یہ خلیفہ ہو جاوے
کہ اونکی خدائی پر بھی لاکھو کافر متفق ہین وہ بولتے نہین یہ بولتے ہین تو بے تکی
بولتے ہین کہین اتہام خدا پر کہین رسول پر کرتے ہین انکا بولنا بدتر ہی اونکے
نہ بولنے سے وہ بت جہنم مین بجائینگے اور یہ جہنم مین عذاب سخت مین معذب
ہونگے پس یہ بدتر ٹھہری اول سے اور اس سے زیادہ بطلان پر اس بدعت کے
یہ دلیل قاطع عرض کرون ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدا نے فرمایا اِنِّی
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی مین زمین مین خلیفہ گردانونگا ملائکہ نے عرض کے
اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ آیا گردانیگا زمین مین اوسے جو فساد
کرینگے اور خون ریزی کرینگے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی ہم تسبیح اور
حمد اور تقدیس تیری کرتے ہین ظاہرا ملائکہ کی یہ مراد تھی کہ ہمین سے خلیفہ گردانے
پس خداوند عالم نے فرمایا جو مین جانتا ہون تم نہین جانتے پس خدا نے تعلیم
اسماء حضرت آدم کو کیے اور ملائکہ سے فرمایا بتاؤ ان اسماء کو اگر سچے ہو قالوا
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ابن عباس نے کہا کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ حکم خدا ہوا اون ملائکہ کو کہ ہٹ جاؤ ہمارے حکم مین دخل دیا اور اعتراض کیا
وہ ہٹ گئے جب لجاج کیا اونھون نے تو حکم ہوا کہ چوتھے آسمان پر ہمنے بیت المعمور
بنایا ہے ستر ہزار فرشتے ہر روز جاکے وہان طواف کراوین ابن عباس کہتے ہین
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس روز سے فرشتے آتے ہین وہ ستر ہزار جو پہلے روز
آئے تھے آجتک اونکے باری نہین آئی ہے اب غور کرو اے صاحبان انصاف

کہ اپنے فرشتونکا اجماع فرشتونکی خلافت پر قبول نہوا بلکہ مورد عتاب
ہوے ورا سنحالیکہ سب معصوم تہے اور آپکے خلیفہ کے خلافت پر اجماع
کرنیوالے نہ معصوم نہ محفوظ بلکہ اسلام مین اونکے امت مین اختلاف ہے
خود اپنے ایمان اور نفاق کا حال نہ جانتے تہے اور نبوت مین شک کیا
کرتے تہے پس دوسرے کا حال کیا جانتے ہونگے یہ اجماع کب درست ہوا
اور دیکہو کہ خدا وند عالم حاکم تہا مگر اونکو علم آدم سے شاجت کیا یہان جناب امیر سا
عالم موجود کہ جسکا علم مشہور تہا وہ معزول ہوا اور جو جاہل مطلق تہے وہ
خلیفہ بناے جاوین اور انکے خلافت درست ہی سبحان اللہ غور کرو کہ فرشتے
اتنا کلمہ کہکے غضب مین آگئے اور یہان پیغمبر کے تکذیب کر کے لیہجر اور حسبنا کتاب اللہ
کہتے ہین پہر اونکے اجماع پر خلافت صحیح ہوتی خدا کا حکم جناب امیر کو امیر المومنین
کہلانیکا ہوا تہا جیسا کہ گذرا اور اصحاب ثلاثہ باوجود فسق اور نافرمانی
خدا اور رسول کے امیر المومنین کہلانے لگے اور مریان خوش اعتقاد
اونکو خلیفہ خدا اور مقرب درگاہ کبریا جانتے ہین غرض خلاصہ سوال یہ ہے
کہ مجملاً صحت خلافت جناب علی ابن ابیطالب کو جانا اور بطلان خلافت
صحابہ منکشف ہوے اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر خلافت اور امامت جناب
امیر کی حق نہی تو صحابہ کا حال تہا کہ بنا بر اجماع شیعہ کے منکر امام مثل
منکر نبی ہے اور اگر خلافت صحابہ حق اور صحیح تہی تو حال جناب امیر اور جناب
فاطمہ کا کیا تہا کہ فعل امام پر اعتراض فعل نبی پر ہے اور اگر کوئی سنی
کہے کہ بنا بر مذہب اہلسنت منکر امامت منکر نبوت نہین ہے کہ امامت سنت ہے

کچھہ واجب نہین ہے تو ہم ہینگے کہ خوب ہوا اگر ہمارا مذہب حق ہے تو
منکر امامت جناب امیرؑ کافر ہوا اور اگر تمہارا مذہب حق ہو تو بھی ہمارا کچھہ
نقصان نہین ہے چنانچہ جابر ابن عبداللہ نے جناب امام حسینؑ سے عرض کی
یا ابن رسولؐ اللہ جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی آپ بھی کیون نہین
صلح کرتے حضرت نے فرمایا اے جابر آیا امام بحکم خدا کام کرتا ہے جو انہین
حکم تہا وہ اونہون نے کیا اور جو مجھے حکم ہے وہ مین کرتا ہون پہر جابر
کہتے ہین کہ مینے امام کے فعل پر اعتراض کیا۔ یا ایک اعرابی نے دعوے
کیا رسولخدا پر کہ آپنے گہوڑا مول لیا اور قیمت نہین دی حضرت نے فرمایا
مین نے دی ہے ابوبکر آئے حضرت نے فرمایا حکم کرو انہین یہ بولے آپکو
گواہ لانا چاہیے عمر آئے اونہون نے بھی مثل ابوبکر کے حکم کیا کہ جناب
امیرؑ آئے حضرت نے فرمایا اے علیؑ تم حکم کرو حضرت نے عرض کی یا حضرت
آپنے قیمت دی حضرت نے فرمایا مین نے دی اعرابی کہنے لگا نہ دی ہے
حضرت نے ایک تلوار ماری کہ اوسکا سر اوڑ گیا حضرت نے فرمایا
یا علیؑ یہ کیا کیا حضرت نے عرض کی اوسنے آپکی تکذیب کی وہ کافر ہوا
قتل اوسکا چاہیے تہا حضرت نے فرمایا یہ حکم تہا خدا کا پس جیسے پیغمبر کی
تکذیب ویسے امام کی تکذیب پس جناب فاطمہؑ انکی تکذیب کرتی دنیا سے
گئین جناب امیرؑ اونکی تکذیب کیا کیے اور ہمیشہ اونکی خلافت کو باطل
جانتے تہے اور حکم جابر و ظالم سمجھتے تہے چنانچہ ابن قتیبہ قصہ جنگ نہروان
مین لکھتا ہے کہ جناب امیرؑ کے پاس ایک شخص آیا قبیلہ خثعم سے اور بیعت

علیؑ سے کتاب خدا اور سنت ہے رسولؐ اور سیرت شیخین پر چاہیے حضرت
نے فرمایا کہ سیرت شیخین کو کتاب خدا اور سنت رسول میں کیا دخل
کہ وہ دونوں راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست میں لکھا ہے
جاء رجلٌ عند رسولؐ اللہ وقال من خلفاءک ونقباءک بعدک فطلب
رسولؐ اللہ حجر الختم علیہ بخاتمہ وقال من ختم علیہ بخاتمہ فہو خلیفتی یعنی آیا
ایک شخص خدمت رسولؐ خدا میں اور عرض کرنی لگا یا حضرت آپکے خلفا
اور نقبا بعد آپکے کون ہونگے پس حضرت نے ایک پتھر طلب فرمایا اور
اوسپر مہر کی اور فرمایا جو اسپر مہر کردے اسکو کچھ جھگڑا نرہا ثم قال
فختم علیہ بعد رسولؐ اللہ علیؑ ابن ابیطالب ثم الحسنؑ و الحسینؑ ثم علی ابن
الحسینؑ زین العابدینؑ ثم محمد ابنؑ علی ثم جعفر بنؑ محمد ثم موسی بنؑ جعفر
ثم علی بن موسیؑ ثم محمد بنؑ علی ثم علی بنؑ محمد ثم قال فجاء رجل علی باب الحسن العسکری
ابن علی النقی وقام منتظر البناذن وکان علیہ السلام فی دخل البیت فقال
علیہ السلام لرجل قم ادخل من کان عطلب فجاء فیما رجلا فانما فاذنہ فدخل
علی امام فقال علیہ السلام اعطنی حجر اختم علیہ ابابی فاخرجہ فختم علیہ العسکری
ملا جامی نے لکھا ہے کہ مہر کی اوس سنگ پر بعد رسولؐ خدا کے علیؑ ابن ابیطالب نے
پھر حسنؑ نے اور حسینؑ نے پھر زین العابدینؑ نے پھر محمد باقرؑ نے پھر جعفر صادقؑ
پھر موسیٰؑ بن جعفر پھر علی بن موسیٰؑ الرضا نے پھر محمد تقی پھر علی نقیؑ نے
پھر کہا ملا جامی نے پس آیا ایک شخص وہ پتھر لیے ہوسے دروازہ امام
حسن العسکری پر اور کھڑا تہا کہ اجازت طلب کروں اور اندر بیٹھے تہے

ندریسہ فرمایا کہ ایک شخص دروازہ پر ہے بلا لے وہ آیا تو دیکھا کہ ایک
فقیر کھڑا ہے کہا کہ حضرت بلاتے ہین جب سامنے حضرت کے آیا حضرت نے
دیا کہ لاؤ وہ پتھر جسپر میرے آباء طاہرین کی مہر کی ہے پس اوسنے
وہ پتھر نکالا حضرت نے اوسپر مہر کی اب کونسا شک باقی رہگیا ہے
ملا جامی کتاب نبوت مین لکھتے ہین امام مہدیؑ ابن حسن العسکری پیدا ہوے
فلانے سن مین اور علمانے بھی اقرار کیا ہے اور باقی سنی کہتے ہین
کہ پیدا ہونگے مگر فرزند حسن العسکری ہین یہ کونسا کلمہ حماقت کا ہے کہ
حسن العسکریؑ تو دنیا سے گئے اب اونکے بیٹے ہونگے اس کلمہ حماقت پر
تو استعجاب نہین کرتے ہین اور استعجاب کرتے ہین کہ عمر اتنی کیونکر ہوے
سبحان اللہ یہ لوگ خدا کی قدرت کے قایل نہین حضرت خضر کے
حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے قایل ہین کہ اونسے پہلے سے جیتے ہین اور
اپنے پیغمبر کے اہلبیت مین تعجب ہے اور یہ نہین جانتے کہ زمانہ حجت خدا سے
خالی نہین رہتا یا آنکہ جناب امام حسینؑ کے وقت شہادت جب امام زین العابدینؑ
خیمہ سے نکلنے لگے تو حضرت نے منع کیا کہ اسلئے باہر نہ آنے دو تاکہ
نسل آل محمدؐ سے دنیا خالی نہو اور احمد حنبل نے روایت کی ہے کہ
کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے النجوم امان اہل السماء
فاذا ذہبت النجوم ذہب اہل السماء واہلبیتی امان اہل الارض
فاذا ذہب اہلبیتی ذہبت اہل الارض یعنے تمہارے امان اہل آسمان
ہین جب ستارے نہ رہینگے اہل آسمان نہ رہینگے اور اہلبیت ہمارے

امان اہل زمین ہین جب میری اہلبیت نرہینگے اہل زمین
پس جب دیکھا ہمنے اہل زمین باقی ہین یقین ہوا کہ اور آنا و علی من نور
واحد سے صاف ظاہر ہے کہ اونمین فاصلہ غیر کا محال ہے او
اونکے بعد حسنؑ اور اونکے بعد حسینؑ پہر علی ابن الحسینؑ پہر محمدؑ بن علی
جعفرؑ بن محمد پہر موسیٰؑ ابن جعفر پہر علی ابن موسی پہر محمدؑ بن علی پہر علی بن محمد
پہر حسنؑ بن علی پہر حجت ابن الحسن یعنے جناب محمد مہدیؑ صاحب الزمان
زندہ مثل خضر او حضرت عیسےٰؑ کے ہین جب ارشاد خدا ہوگا ظاہر ہونگے
اور ایک دین کرینگے سارے ادیان باطل کو دور کرینگے وہ ہمارے
اولوالامر ہین اور یہی قائم آل محمدؐ ہین جنکا حال حدیث سابق مین گذرا
یہ سب عالمترین خلق زاہد ترین صاحبان معجزات وکرامات ہین کہ اکثر
سنے اپنی کتابونمین لکھتے ہین اور حقیت امامت حضرات ہیر اور ایک
روایت سنو کہ شعبی علماے اہلسنت سے ہے وہ کہتا ہے کہ حاجبہ
اوسکا یہہ ہے کہ حجاج کے سامنے مین روز عید قربانی حاضر تہا حجاج
کہا اے شعبی آجکے روز لوگ کیا کرتے ہین مین نے کہا قربانی
کرتے ہین صدقہ دیتے ہین عمل خیر و تقوی کرتے ہین وہ لعین بولا
کہ آج مین چاہتا ہون کہ ایک سید حسینی کو قربانی کرون کہ ناگاہ
ایک سید کو لا کر حاضر کیا طوق وزنجیر مین گرفتار حجاج کہنے لگا تو
فلانہ سید اور فلانے سید کا بیٹا ہے وہ بولی ہلے وہ بولا کہ تو
کہتا ہے کہ حسنینؑ ذریت رسولؐ خدا سے ہین وہ بولی مین تو کہتا ہون

ابنا رسول خدا کے اور صلب رسول خدا سے ہین حجاج بولا اگر
قرآن سے اسے ثابت کردیگا تو مین چھوڑ دونگا اور یہ عبا تجھے
دونگا اور نہین تو قتل کرونگا وہ بولا یہ مین قتل سے ڈرتا
نہین مگر ثابت کرتا ہون انشاء اللہ یہ کہکے بسم اللہ پڑہی
حجاج بولا آیہ مباہلہ کو نہ مانونگا وہ بولا واللہ یہ بہت محکم کہ خدا نے
ابناء رسول حسنین کو اور انفس رسول جناب امیر کو فرمایا ہے
مگر مین اور آیت سے حجت لاؤنگا اور یہ کہکے بسم اللہ کہی اور یہ آیہ
جو سورۃ العارفین مین ہے پڑہا وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا
هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ تا آنکہ اسکا پہنچا
کہ يَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ اور یہان حضرت
عیسی کے نام کو تلاوت مین نہ پڑہا یحیی اور الیاس فقط
کہا یعنے بخشا ہمنے واسطے ابراہیم کے یا نوح کے اسحاق اور
یعقوب اور سب کو ہدایت کی اور نوح کو ہدایت کیا پہلے اور
ذریت سے اونکے یعنے ابراہیم یا نوح کے انبیاء مذکورین کو اس
آیت مین ذکر کئے گئے یا آنکہ یحیی اور الیاس کو یہا تک
تہی حجاج نے کہا تو نے غلط پڑہا آیت کو کہ اس مین تو نام عیسی کا
بہی ہے سید بولا بہلا عیسی ذریت ابراہیم و نوح مین
کیونکر داخل ہوئے حجاج بولا من جہت امہ ماں کے طرف سے
سید بولا اسیطرح امام حسن و حسین بہی صلب رسول خدا سے

مانگی طرف سے داخل ہوے پس حجاج کے منہ مین گویا پتھر دیدیا بولا
کہ اے سید امامت حسین پر کون سے دلیل ہے وہ بولا قول رسول
خدا کہ حضرت نے فرمایا اَلحَسَنُ وَالحُسَینُ اِمَامَانِ قَامَا اَو قَعَدَا یعنے حسنؑ
اور حسینؑ دونون امام ہین جہاد کرین یا نہ کرین اور فرمایا
اَلحُسَینُ اِمَامٌ اِبنُ اِمَامٍ اَخُو اِمَامٍ اَبُو اَئِمَّةٍ تِسعَةٍ تَاسِعُهُم قَائِمُهُم یعنے
حسین امام ہے بیٹا امام کا ہے بھائی امام کا ہے باپ ہے نو
امامون کا کہ نوان اونکا قایم آل محمد ہوگا پس دیکھو اس سے
زیادہ کون سے حدیث صحیح ہوگے کہ دشمن قاتل سادات کے
سامنے بیان ہوے کہ اگر ذرا فرق پاتا تو قتل کر ڈالتا اور سارے
عالم اوسکے مجلس مین جمع تھے لیکن اوس حدیث کی تکذیب
نکی پس دیکھو کہ بارہ خلیفہ اہل بیت سے کہ سردار قریش تھے
فضل خدا سے ثابت ہوے اور سنو حدیث واضح تر کہ جس کا
راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست مین حاکم
ظالم اور عامل بالجور تھے اور اسیطرح ابن مردویہ اور صدر
الائمہ نے احوال روز شورے مین لکھا ہے اور اپنی خلافت
مین جو پہلے خطبہ پڑھا ابتدا اوس کی یہ تھے اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسَانِہٖ
لَقَد رَجَعَ الحَقُّ اِلٰی مَکَانِہٖ اور خطبہ شقشقیہ مین مذمت خلفائی
سابقین کے کی ہے بیان اونکا موجب طویل ہے اور جناب امیرؑ
شیخین کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے تہی جیسا کہ صحیح مسلم مین

بگواہی عمر منقول ہے پس جب حال یہ ہو تو انکو خلیفہ اور امام
جاننا خلاف خدا ورسول اور اہل بیت ہے جانو اس بات کو
اور سمجھو کہ اگر یہ خلیفہ برحق ہوتے تو جناب فاطمہ انپر دعوا نکرتیں
اور اونکی تکذیب مین اصرار نکرتین اور جناب امیرؑ انکی حقمین
ایسے کلمات نہ فرماتے وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زمانہ سے غافل نہ
ہوجاتے قسم ہے خدا کی کہ اگر خلافت انکی حق ہوتے تو پہلے جناب
امیرؑ معہ عیال اطاعت کرتے علی مع الحق والحق مع علی حضرت کی
شان مین ہے پس اہل بیت کے انکار خلافت سے یقین ہوا
کہ خلافت ابوبکر وغیرہ باطل اور جور وظلم سے تھے اور اگر صحابہ
نے حق اہل بیت کو نجانا اور امام فرمانکو نہ پہچانا کافر ہوے پس
یہ دونون خلافتین جمع نہین ہوسکتے یا اہلبیت کو چہوڑو یا اصحاب
ثلاثہ سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ اجتماع نقیضین محال ہے پس اگر فرعونکا
دعوی خدا سے ساتھ خدا ے رب العالمین کے صحیح ہوا ور نبوت مسیلمہ
کذاب کے ساتھ نبوت رسولخدا کے سچے ہو تو خلافت اصحاب ثلاثہ سا
خلافت ائمہ اثنا عشر کے بہی جمع ہوگے جانو اس بات کو کہ نہ پندرہ
خلیفہ صحیح ہین نہ چار کہ حضرت نے بارہ خلیفہ فرمائے ہین اور سب
قریش سے ہون فَتَذَکَّرْ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

سوال

اہل سنت سے یہ ہے کہ بتادین کہ بارہ خلیفہ بنا بر تمہارے مذہب کے

اور ان میں اور اگر یہ بات ہے کہ چار رہے [illegible] باقی آٹھ ہونگے جیسا کہ بعضے
یاد اہل سنت نے لکھا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جو زمانہ خالی رہا اس میں والی الامر
کون رہا اور کون ہے [illegible] اولوالامر سے زمانہ خالی نہیں رہتا والا
امام [illegible] ثابت ہوا [illegible] حدیث من لم یعرف امام زمانہ
مات میتۃ جاہلیۃ [illegible] اس سے زیادہ
یہ ہے کہ چار خلیفہ جو [illegible] ان قریش سے تھے
[illegible] قریش اور [illegible] قریش تھے عثمان بنی امیہ
تھے [illegible] حضرت ہاشم کا بتائی
ہیں اور اعمل یہ ہے کہ [illegible] بقول کلبی کہ [illegible]
معتبر ہے اہل سنت کے [illegible] سیف بخاری کی [illegible]
[illegible] ان [illegible] حبشیۃ
[illegible] فوقع علیہا [illegible] الخطاب
[illegible] حبشی [illegible] نفیل
[illegible] عمر ابن الخطاب کا
[illegible] خلیفہ [illegible] اب دیکھیے
کہ حضرت نے [illegible] قریش
[illegible] شامل کیجئے
خلیفہ ثانی [illegible] تو قول
عمر کو [illegible] تمام [illegible] وصیت [illegible]

خلیفہ قریش سے الئے تو چار ہی پورے ہوتے ہین نہین تو دو ہی رہگئے اب اگر ہم سے پوچھو کہ بارہ خلیفہ تمہارے کون ہین تو ایک حدیث معراج کہ جو تمہاری سے سعدر الائمہ مین لکھی ہے جو قریب بیان ہوسکائی ہے مگر مکرر سنو پس پہلے خلیفہ بحق جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ نفس رسولخدا اگواہی آیہ مباہلہ تھے کوئی اہلبیت سے باقی ہی پس جو باقی ہے وہی صاحب الزمان ہے اور جانو اس بات کو کہ اہلبیت وہی ہین جو مثل نفس رسولؐ اور فرزند بتول ہون کہ جنہین مباہلہ مین رسولخدا بحکم خدا لیگئے تھے اور جنکی شانمین آیہ تطہیر نازل ہوا صاحب جامع الاصول اور اکثر علماء اہل سنت لکھتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا نے ان چار صاحبونکو عبا مین لیا اور کسیکو آنے ندیا یہانتک کہ حضرت ام سلمہ نے عرض کی مین داخل ہوان یا رسولؐ حضرت نے فرمایا کہ انتِ علیٰ الخیر یعنی تو با خاتمہ خیر ہے مگر اس مین نہ آ اور حضرت نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ خدایا یہ میرے اہلبیت ہین دور کر انسے ہر برائی کو پس آیہ تطہیر نازل ہوا بس تماشا دیکھو کہ بالاتفاق یہ آیہ شان پنجتن مین ہے میان عثمان صاحب نے مارے خوشامد عایشہ اور حفصہ کے سورہ احزاب مین بعد ذکر ازواج کے لکھدیا ہے اور یہ نہ سمجھے کہ پہلے ضمیرین مونث چلے آئے ہین اور اس آیہ مین ضمیرین خلاف آیات

سابق کے ہین کچھ خوشامد مین عثمان سنے خیال نہ کیا کہان کی آیت
کہان لکھتا ہون ہرچند انہون نے خوشامد کے مگر عایشہ اون سے
ناراض رہین اور اونہین بُرا ہی کہا کین اور لعنت ہی کیا کین القصہ
یہ سب پر ظاہر ہوا اہلبیت طاہر و معصوم تھے اور جناب رسولخدا
نے جناب امیرؑ کو خلیفہ و جانشین اپنا کیا جناب امیرؑ نے جناب
امام حسنؑ کو قایم مقام کیا یون ہی ایک کے بعد ایک کو قایم مقام
کرتے آئے اور طہارت و عصمت کی خبر دیتے آئے اور اون کے
اطاعت کو حکم خدا اور اونکی نافرمانے کو نافرمانے خدا کہتے آئے
اور خلیفہ خدا اور امام رہنما بتاتے آئے اور فرماتے آئے کہ یہ
اولوالامر ہین انکے اطاعت خدا و رسولؐ کے اطاعت سے اور
اور نافرمانے انکی نافرمانے خدا و رسولؐ ہے جو انہین نہ پہچانیگا
کافر مرتا ہے انہین کو حضرت نے مثال کشتی نوح کے دی ہے
فرمانبردار انکا ناجی ہے اور باقی سب ہلاک ہونگے پس
معلوم ہوا کہ ہر زمانہ مین اولی الامر اہل بیت رسولؐ سے
موجود ہین نہین تو حکم خدا و رسولؐ اور فرمان اوسکا لغو ہو
جاتا اب بہی سمجہو کہ اصحاب کیسے بیٹا اور نے نے حضرت نوحکے
سب جہنم مین داخل ہوے پس جو کشتی اہل بیت سے کنارہ
کرے گا اور نافرمانے اہل بیت کرے گا خواہ بیٹا خواہ نے نے
رسولؐ خدا کے ہو جہنم مین جائیگا صحابہ بیچارہ کون حقیقت رکہتے

ہین یہ مراد رسولؐ خدا کی اس حکم سے ہے اب یہ بتاؤ کہ سنیون نے
کسکو امام اور خلیفہ جانا صحابہ کے اطاعت تو رسولؐ خدا نے
واجب نہ کی تھے اہل بیت مدعی اپنے خلافت کے رہے اور صحابہ
اپنے اور سُنیون نے قول صحابہ کو قبول کیا اب یہ بتاؤ کہ مَن
لَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مَیتَۃً جَاہِلِیَّۃً مین داخل ہوگئے کافر
ہوئے سابقین اور لاحقین تمہارے اور اگر کہو کہ ہم انکو بھی
امام جانتے ہین تو ہم کہین گے کہ تین خلیفہ جو بغیر حکم خدا ہوی
ہین اونہین چھوڑ دو کہ اونہین ملا کے پندرہ ہوتے ہین اور
سوائے اِس کے کہین احکام اپنے کتابون مین ہمارے ائمہ سے
دکہاؤ سوائے طعن تشنیع کے اون حضرات پر اور سوامی فتوائی
ابوحنیفہ وغیرہ کے تم کسیکو جانتے ہی نہین بلکہ تم جو مخالف اہلبیت کا
ہے اوس کے آگے دست بستہ اطاعت کو اور بیعت کو موجود
ہو سُبحَانَ اللّٰہ اہل بیت رسولؐ تو وجود ہون سُنّی ابوحنیفہ
پاس دوڑے جاتے ہین کوئی شافعی پاس چلا جاتا ہے جو فقیر
ملجاتا ہے اوس کی بیعت کو ہاتھ بڑہاے دیتے ہین کرامت اونکی
بیان ہوتے ہین اونکے مرید ہونے کے آرزو رکھتے مین وہ گانے
والون کے اقوال مہملہ پر حال لاتے ہین اور ناچتے ہین اور خوب
صورت لڑکون مین صنعت الٰہی دیکھتے ہین اور اوس پر وجد کرتے
ہین بعضے دریائے معرفت مین ایسے ڈوبتے ہین کہ عبادت کو تکے

ترک کر دیتے ہین. بعضے خدا ست وہ دوستی پیدا کرتے ہین کہ انا اللہ
کہنے لگتے ہین اور اونہین سے اولیا، اللہ جانتے ہین اور جو اولیا
اللہ تھے خدا کی طرف سے اونکا نام بھی نہین جانتے اور فقیرونکی
حکایات پر اعتقاد رکھتے ہین چنانچہ ایک صاحب نے مراقبہ کر کے
ایک زیر قرآن مین لکھا تھا وہ جا کے لوح محفوظ مین چاقو سے
چھیل آئے۔ ایک ایسے تھے کہ اونہون نے کعبہ کا کتا ہنکا دیا۔
غرض لطیفہ یہ ہی کہ ایک عورت نے اپنے شوہر سے سنا اس
حکایت کو وہ کہنے لگی کہ مین اونکی دعوت کرونگی غرض شاہ
صاحب معہ مریدون کے آئے اوس عورت نے سب صاحبون
کے خشکی پر ایک ایک مرغ رکھدیا اور شاہ صاحب کے خشکی میز
مرغ اندر چھپا دیا اور اوپر خشکہ ڈالدیا شاہ صاحب کہنے لگے
کیون بی بی ہمین رو کہا ہی خشکہ کھلاؤگے وہ بولی واہ شاہ
صاحب آپ کو کعبہ کا کتا تو دکھائے دیتا ہے خشکی مین مرغ نہیں
دکھائے دیا پس شاہ صاحب مثل خلیفہ ثانی کے عورت سے
الزام کھا کے چلے گئے۔ اور حکایت لطیف سنو کہتے ہین کہ جب
حضرت معراج کو چلے براق پر چڑہا نہ جاتا تھا تو عبد القادر
جیلانی نے اپنے کاندہی پر سوار کر کے براق پر چڑہا دیا حضرتنے
فرمایا میرا قدم تیرے کاندہی پر اور تیرا قدم سب اولیا کے
کاندہی پر اس جماعت کا کچھ ٹھکانا ہی۔ اور ایک لطیف اور

اور سنو کہ نقل کرتے ہین کہ شاہ بو علی قلندر کے لونڈے معشوق کو
نظام الدین اولیا نے بھگادیا قلندر جو خفا ہوے اونہون نے اونکی
ولایت چھین لے بس خالی نظام الدین رہ گئے بو علی قلندر کا اور ایک
لونڈا معشوق ہوا لڑکا تنبولی کا جب اوسکا عشق چمکا لوگون نے اوس سے
جاکے کہا کہ آج جاکے قلندر صاحب کی کاندہے پر چڑہ اور قلندر صاحب سے
کہہ کہ نظام الدین اولیا غرض جاکے وہ لونڈا ولایت شاہ نظام الدین کی
دیوانا بنکر شاہ صاحب کے کاندہے پر چڑہا اور کہنے لگا کہ نظام الدین
اولیا شاہ صاحب بولے نظام اولیا وہ لونڈا بولا کہ شاہ نظام الدین
بولے تو اولیا تیرا باپ اولیا اوسنے کہا نہین کہہ شاہ نظام الدین اولیا
معشوق کے خاطر سے کہنے لگا شاہ نظام الدین اولیا زرسی زربفت
پہر نظام الدین اولیا ہوگئے سبحان اللہ ذرا صاحبان انصاف غور
کرین کہ ایک تنبولی کے لونڈے کے خاطر سے ایک فاسق نے کہا ولایت
ہوگئے اور سب سنی اونہین اولیاء اللہ جانتے ہین اور جو خدا کے حکم سے
اور پیغمبر کے فرمان سے روز غدیر ولایت علی ابن ابی طالب ہوے وہ
ولایت باوجود اوس تاکید کے صحابہ اور اہل سنت پر ثابت نہوئی شیعہ
جو علی ولی اللہ کہتے ہین تو سنی جل جاتے ہین! اور اون کے خونکے
پیاسے ہوجاتے ہین کیون صاحبون یہی انصاف ہے تمہارے مذہب
مین کہ ایسے لوگون کو اولیاء اللہ کہو اور اولی الامر جانو پس اب
خوب غور کرو یا تو بارہ خلیفہ اور رہبر زمانے کا اولی الامر بتاؤ اونہین

کفر کا اپنے اقرار کر و جنت کو سیدہی جاؤ اور اگر طالب راہ ہدایت ہو تو
دامن اہل بیت تہامو یہی راہ حق ہے اور کشتی نجات سے کہ بے انکی
نجات نہین ہے دوزخ مین خفرا اور علما اہل سنت کے نہ آؤ تاکہ راہ
جنت ملے کیونکہ و صراط مستقیم ہے بارہ خلیفہ سوا سے اسکے جو ہمنے
بتلائے کہین نہ پاوگے پس بعضے سنی ہمکا نیکو جاہلون کے کہتے ہین کہ
امامت واجب نہین ہے سمجہو اس بات کو کہ بنا بر مذہب شیعہ کے رکن
دین ہے جیساکہ آیات و حدیث سے ثابت ہی پس اگر سنی اپنے مذہب کو
حق بہی جانتے تو ہین اونکے خلفا کے انکار سے کیا ضرر ہے اور بنا بر ہمارے
مذہب کے انکار ائمہ اثنا عشریہ سے کافر ہوتے ہین کہ جسنے امام زمان کو
نہ پہچانا کافر ہوا مگر جسکا بیان ہوا اور جانو اس بات کو کہ اگر اصحاب
ثلاثہ کے خلافت صحیح ہو تو جتنے خلفاء بنی امیہ اور عباسیہ نے دعوائے
خلافت کیا سب کی خلافت صحیح ہو جاتے ہی اسواسطے کہ بنائی خلافت
اجماع پر چند آدمیونکی شمشیر سے پس معاویہ کی خلافت پر بھی اجماع ہوا
کہ جناب امیر سے اوسکے ساتھ ہوکے سلمان لڑے پس وہ بہی خلیفہ
ہوا اوسنے یزید کو خلیفہ کیا اوسپر اجماع بہی ہوا ایسا اجماع ہوا کہ
مسلمانون نے فرزند رسول کو اوسکی اطاعت سے شہید کیا اور اکثر
سنی ابتک اوس یزید کو خلیفہ برحق جانتے ہین چنانچہ ابن حجر محبت خلفائے
ثلاثہ مین شرح قصیدہ ہمزیہ مین اپنے بعضے اکابر سے بعد ذکر یزید اسطرح کا
کلمہ نقل کرتا ہے مَا قُتِلَ الحُسَینُ اِلَّا بِسَیفِ جَدِّہٖ یعنے نہین قتل ہوئے

حسین بکر تلوار سے اپنے نانا کے اور اوسکی توضیح مین کہتا ہے اسلئے لِاَنَّہُ الخَلیفَۃ والحُسین بَاغٍ عَلَیہِ یعنی یزید خلیفہ تھا اور حسین نے بغاوت کی تھی اوسپہ اللہ اکبر دیکھو اے سُنیو حال اپنے بزرگان کا کہ محبت اصحاب ثلاثہ مین اس مرتبہ کو پہنچے اور حجت الاسلام تمہارے یعنی محمد غزالی بیان مصائب حضرت امام حسینؑ کو حرام جانتا ہے اور ابن حجر متاخر نے صواعق مین از راہ سنگدلی اوس امام غریب مظلوم کے ذکر کو منع کیا ہے اور غوث جیلانی پیر دستگیر اہل سنت نے کتاب غنیۃ الطالبین مین عجب غضب کیا ہے کہ روز عاشورہ کو عید اور فرح اور سرور کا حکم دیتا ہے اور گریہ وزاری اور نوحہ وبیقراری کو منع کیا ہے اور بعنوان فصل مین یون لکھا ہے مِن فَضَائِلِ یَومِ عَاشُورَۃ اَنَّ الحُسَینَ ابنَ عَلِیٍّ قُتِلَ فِیہِ انتہیٰ کلامہ یعنی عاشورہ کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ حسین ابن علی اس روز مین قتل ہوئے واہ غوثاہ اس کلام غوث کا استغاثہ بجز بارگاہ حق پناہ غیاث المستغیثین کے اور کہان کیا جائے اللہ اللہ کیا حمیت اسلام ہے کہ روز شہادت فرزند رسولؐ کو روز عید اور فرح اور سرور کہتا ہے اور گریہ وزاری سے منع کرتا ہے اور قتل حسین ابن علی علیہم الصلوٰۃ والسلام کو فضائل روز عاشورہ سے لکھتا ہے حالانکہ اوسی فصل مین بیان کیا ہے کہ بروز شہادت اوس جناب کے ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے کہ تا روز قیامت اوس جناب پر روئین گے خدا نے تو فرشتون کو واسطے رونیکے

امام غریب کے روضۂ مقدسہ پر معین فرمایا اور یہ دشمن خدا بندگان خدا کو رونے سے منع کرتا ہے القصہ اَب سُنو کہ اگر خلافت یزید سے برحق ہے تو ابوبکر کے خلافت بھی صحیح ہے اب خلیفہ ہزاروں ہوسے جتنی چاہیں خلیفہ بنائیں کفار نے تین سو ساٹھ خدا بنائے تھے ویسی ہے اہل سُنت نے خلیفہ بنائے سبحان اللہ کیا خوب مذہب ہے اسے کو خاص طریقہ پیمبرؐ جانتے ہیں جو قطعاً حکم کتاب خدا کے خلاف ہے کہ وہ ظالموں کی طرف رغبت سے منع کرتے ہیں اہل بیت پیغمبرؐ کی اطاعت کو واجب فرماتا ہے اور یہ عکس اوس کا کرتے ہیں اور پھر محمدی کہلاتے ہیں اور اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور اگر خلافت یزید باطل ہوگے تو واسیطہ خلافت ثلاثہ باطل ہوگے کہ ظلم اونکے یزید سے کچھ کم نہیں ہوے بلکہ اعمال یزید میں بھی وہ شریک تھے بلکہ باعث ظلم یزید کے وہی تھے کہ اگر یہ خانہ رسولؐ پر دست درازی نکرتے تو کسیکو دعوائی خلافت کی جرات نہوتی سے چہ خوش گفتہ شخصے این لطیفہ کہ کشتہ شد حسینؑ اندر سقیفہ پس اَب بھی سمجھو اور غور کرو یا تو اہلبیت رسولؐ خدا کو جھوٹا اور رسولؐ خدا کے کلام کو تم بھی مثل عمر کے لغو اور جھوٹ جانو یا بعد رسولؐ خدا کے بلا فاصلہ خلیفہ برحق جناب امیرؑ کو جانو جیسا معلوم کیا و ظلمت ضلالت ... ہمیشہ گمراہ رہوگے اور موت جاہلیت پر مروگے فتدبروا یا اولی الالباب اب یہ لوگ ... ہم ... والے ... ہیں

کثیر الفائدہ اگر یاد رکھے مومن تو مخالف کو دم نہ لینے دے اور اگر نظر انصاف
حق سے دیکھے سنی تو پھر سنی ہونیکا نام نہ لے اور اگر ناانصافی سے بھی دیکھے
تو جواب نہ دیسکے انشاءاللہ **پہلا سوال** پوچھتے ہین سنیون سے
کہ جناب فاطمہؑ اپنے دعوی کو گھر سے نکلین آیا شوہر کی اجازت سے نکلے
تھین یا بے اجازت اسکا کچھ جواب نہین ہوسکتا بڑے بڑے سنیون سے
پس اگر کہین کہ بے اجازت گئے تھین تو معاذاللہ اتنا بڑا گناہ دختر
پیغمبرؐ سے ہوا اور اگر اجازت کہین تو جناب امیرؑ ایسے جاہل اور حق نا
شناس تھے کہ بی بی کو جھوٹھی دعوی کو بھیجدیا تو قول خدا اور رسولخدا
جو دونون صاحبون کے باب مین وارد ہوے ہین سب غلط ہین تو سب
دین ہی باطل ہے دو جواب اسکا **دوسرا سوال** جب ائین ابوبکر
کے پاس اور ابوبکر نے تکذیب ہبہ اور منع میراث مین ناراض کیا
اور جانبین سے تکذیب مین مبالغہ ہوا اور ایک جانب تو سب اہلبیت
اور ایک جانب تمہارے شیخین انمین سے کون سچا تھا اور کون
جھوٹا کہ بعد ایسے معرکے کے دونون جانب سچ ہو نہین سکتا پس
تکذیب اہل بیتؑ مین تکذیب خدا اور رسولؐ ہے پس لابد کذب [illegible]
ثابت ہے پھر جو قرائین کاذبین کے لئے وارد ہوا ہے ثابت [illegible]
جانو اس بات کو کہ جیسے سنی دھوکہ دیتے ہو اپنے مریدون [illegible]
سہل سے بیان کردیتے ہین اسکو بھی سمجھہ لینا چاہیئے کہ باجماع تمام
شیعہ اور بعضے سنی باغ فدک قبضہ جناب صدیقہ کبریٰ [illegible]

مریم بنت عمران جناب فاطمہ زہرا کے قبضہ میں تھا چنانچہ واقدی اور سیوطی کہ دونوں مشاہیر علماء اہل سنت سے ہین لکھتے ہین کہ جب حکم خدا کا آیا وَاٰتِ ذِی القُربٰی حَقَّہٗ یعنے ذالقربا کو حق دو تو حضرت نے پوچھا اے جبرئیل کیا مراد ہے اس سے جبرئیل نے کہا کہ یہ حکم ہوا کہ فاطمہ کو فدک دو پس حضرت نے دیا اور بنابر ہمارے اجماع کے اور اتفاق احادیث اہل بیت کے جب ابو بکر خلیفہ ہوا جب تک قبضہ فاطمہ میں تھا پس ابو بکر نے وکیل جناب فاطمہ کو اوٹھایا اور اپنے جانب سے ایک شخص کو بٹھایا جناب فاطمہ دعوے کو گئین ابو بکر سے فرمایا کہ اے ابو بکر یہ باغ میرا ہے رسول خدا نے ہبہ کیا ہے مجھے ابو بکر نے گواہ طلب کئے اے بصیرت ذرا غور سے دیکھو یہ سیرت شیخین شرع تازہ ہے کہ جسکی قبضہ مین چیز ہو اوس سے چھینے کے اوسی سے گواہ طلب کرین پس جناب فاطمہ مجبور ہو گئین گواہ لائین جناب امیر کو ابو بکر نے گواہی جناب امیر کے قبول نکی اور کہا انہین جب نفع ہوتا ہے یعنے اسکے فائدے مین شریک ہین سبحان اللہ جسکی حق مین خدا فرماے اَفَمَن کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّن رَّبِّہٖ وَیَتلُوہُ شَاہِدٌ مِّنہُ یعنے وہ شخص کہ اوپر بینہ واضح کے ہے جانب خدا سے اور لے آیا اوسکے شاہد اوسی سے اور مراد شاہد سے جناب امیر ہین اور خدا اصلاح المومنین فرماے اور کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِینَ فرماے یعنے مراد صادقین سے جناب امیر ہین اور اونکے اطاعت کو خدا نے حکم فرمایا ہے اوسکے

گواہی قبول نہو حسین کو گواہ لائین کہا یہ لڑکے ہین جناب رسول خدا
تو حسین کو مِنّی وَاَنَا مِنَ الحُسَین فرما دین اور یہ اونکی گواہی کو رد
کرنا یقینی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ کا کلام مہد مین بہی سنتے تو اون کے
بطرز انکے تکذیب کرتے اور کہتے لڑکے کی بات کا کیا اعتبار ہے ام سلمہ کو
گواہ لائین کہا یہ ایک عورت ہے اونکے ام المومنین ہونیکا خیال نکیا
اور سب سمجھے کہ اونکو رسول خدا نے انتِ علی الخیر فرمایا ہے
پس جناب سیدہ نے قسم کہائی اور کاغذ رسول خدا کا لکھا دیکھا
دیا پس ابو بکر سند لکھنے لگے کہ ناگاہ ناسخ احکام نبوت اور قائل قول
لیہجر آپہنچے پس وہ احکام رسول خدا کو رد کیا کرتے تھے ابو بکر تو اونہین
کے خلیفہ بنا ہوے تھے پس ابو بکر کو منع کیا اور جناب فاطمہ سے نوشتہ
رسول خدا بجبر چہین کے پہاڑ ڈالا اور بنا بہ ہمارے روایات کے
ایک تلوار نعل کا تہی شکم پر حضرت کے ماری اور کاغذ پہاڑ کے پہینکدیا
اور تہوک دیا پس دیکہین سنی کہ ہم ایسے کو کیونکر مسلمان جانین اور
اچہا کہین پس دہلوی نے اپنے تحفہ مین طرفہ دروغ لکہا ہے کہ باتفاق
سنی و شیعہ باغ فدک قبضہ جناب فاطمہ مین نتہا اور بے قبضہ ہبہ
درست نہین اس دروغ کا کچہ ٹہکانا ہے کہ ذرا سے واسطے اپنا ایمان
کہوتے ہین جاہلون کو دریاے ضلالت مین ڈبوتے ہین نہ شرم خدا
ہے نہ خلق سے ایسا امر اختیار کرے اور عزت کو اونہادے تو سنی کہلاوے
پس مولوی لطف اللہ صاحب سے جسکا ذکر سابق مین ہوا ہے

مینے پوچھا کہ جناب شاہ صاحب دعوے اتفاق کرتے ہین بھلا تم ایک
کو تو لولا لنگڑا اندھا کانا بتادو کہ جسنے لکھا ہو کہ فدک قبضہ جناب فاطمہ مین
نتھا سارے احادیث ائمہ کے بالاتفاق موجود ہین اور سنیون کا یہ حال ہے
جیسا معلوم ہوا سیوطی اور داقدی سے اور علماے اہل سنت نے
لکھا ہے کہ جناب رسول خدا نے فدک بحکم خدا دیا یا جناب رسول خدا
مثل شیخین خدا کے نافرمان تھے یا انسے زیادہ جاہل تھے وہ نہ جانتے
تھے کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہے پس کیا حکم خدا کو ٹال دیا تمہاری عقلین
کدھر گئین ہین مولوی لطف اللہ صاحب کو آجتک جواب نہین آیا پر
تحفہ شاہ صاحب نے تحفہ ذلت مولوی صاحب کو دئے پس جب قبضہ
حضرت فاطمہ اور عنایت رسول خدا بحکم خدا ثابت ہوے تو دو حال
سے خالی نہین یا یہ جاہل تھے یا یہ جانکے چھپاتے تھے پس آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَکْتُمُوْنَ مین الآخر اور آیہ ثانی لَاتَاکُلُوْا اَمْوَالَ الْیَتٰمیٰ ظُلْمًا مین داخل
ہوے پس جواب دو کہ جب ایسے جاہل تمامی اہل بیت کے تکذیب
کرکے کافر ہو جائین اور مومن باقی رہین تو شیعہ ایسے کے برا کہنے
سے کیون ناری ہو جائینگے سبحان اللہ کیا انصاف ہے غرض
جب جناب معصومہ نے دیکھا کہ ہمارے تکذیب کیجاتی ہے اور حق
چھپائے جاتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسے نہین مانتے تو یہ تو سمجھو
یہ وارث بھی تو رسول خدا کا مین ہی ہون فدک اور غیر فدک
اور وہ اثاثہ بھی میرا ہی مال ہے اوسوقت ابوبکر نے یہ افترا تازہ

رسول خدا پر باندہا کہ معاذ اللہ حضرت نے فرمایا ہے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ
لَا نُوْرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسی کی وارث
ہوتے ہین اور نہ کسیکو وارث کرتے ہین جو چھوڑ جاتے ہین وہ صدقہ
ہی جناب سیدہ نے سنکے فرمایا معاذ اللہ رسول خدا کیا حکم خدا کے
خلاف کرین گے خدا تو فرما وے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ
کِتَابِ اللّٰهِ وَیُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَوَرِثَ
سُلَیْمَانُ دَاوُدَ اور ایسے دلائل جناب سیدہ نے سامنے ابوبکر کے
بیان کئے خلاصہ مضمون اوسکا یہان بیان ہوا پس ابوبکر نے سنے
دلیل اور نے تخصیص اصرار کیا کہ ہمنے یہ ہی سنا ہے پس جناب
فاطمہ غضبناک ہوئین اور یہ سب شیخ ابی الحدید اور علمائے سنیون
کے بتفصیل لکھا ہے پس جو چاہے طعن الرماح جناب سلطان العلما
اعلی اللہ مقامہ مین دیکھ لے کہ بتفصیل لکھا ہے اور روایت صحیح
بخاری اور ابن قتیبہ تو مذکور ہو چکے ہے اوسپر بعضے نا انصاف بزرگون
کا عیب چھپانیکو اور اسلام کہوتے کو کہتے ہین کہ صاحب جناب فاطمہ
نے دعوی کیا ابوبکر نے حدیث پڑہے وہ راضی ہو کے چلے گئین ناحق
یہ شیعہ غل مچاتے ہین معاذ اللہ کیا حق پوشی ہے حالانکہ خاتمہ صحیح بخاری مین
لکھا ہے کہ جو حدیث صحاح مین مروی ہو کہ تبصریح ثقات قوم کو اوس کے
صحت پر قسم کہانا جایز ہے اور یہین منکر صحت اوسکا سزاوار کفارہ
ہی اور زوجہ اوس کے حبالہ نکاح سے باہر ہو باقی ہے اور ت نکاح ...

بجو اولاد کہ پیدا ہوا اولاد زناسی ہے پس اہل سنت کو ننگ وناموس
وحفظ نسب بحرکت شنیعہ سے واضطرار سے از راہ مجبوری وناچارے و
ذلت وخواری اعتراف صحت حدیث بخاری کا بھی تاویل علیل سے کے
ساتھ تولازم ہے کہ بخاری اور صاحب صحاح اور ابن قتیبہ دنیا سے
جناب فاطمہؑ کا ناراض جانا لکھ چکے ہین پس اب جو احادیث کفر موذیان
ومکذبان جناب فاطمہؑ وجناب امیرؑ پر کتب صحاح مین تمہارے وارد
ہوے ہین اونکی تصدیق کرکے دشمنان اہل بیت سے کنارہ کرو اور
کافر جانو اور دشمنی اور حق پوشی سے اہل بیتؑ کے باز رہو دینکو او
اولاد کو اپنے بچاؤ ہمارے کتابون کو تمہارے عالم کہدیتے ہین کہ صاحب
سب جوشخص ہے اور اپنے کتابونمین غور نہین کرتے ہین جو مخالف مطلب
پاتے ہین وہ ٹال دیتے ہین کیسی ہی روایت متواتر اور صحیح ہو اور جو
موافق اپنے مطلب کے پاتے ہین کیسی ہی ضعیف ہو اوسے قران سے
زیادہ بڑہا دیتے ہین جیسے حدیث محدثہ ابوبکر کو دیکھو کہ سارے قران
کے خلاف اور اہل بیت جو ذکر ہین وہ اوس کے منکر کیا اس روایت
موضوعہ کو بڑہایا ہے نہ خدا سے ڈرتے ہین اور نہ رسولؐ سے آیہ
انّ الذین یکتمون مین اپنے خلفا کے ساتھ داخل ہو رہے ہین اور
لعنت خدا اور ملائکہ اور جن اور انس اوٹھا رہے ہین غور کرو آئے
جو ہم نے کہا کہ یہ حدیث محدثہ ابوبکر ہے یہ ظاہر ہے اسلئے کہ قرانکے
خلاف ہونا اسکا تو ظاہر وباہر ہے جناب امیرؑ اور عباس اسنے

خلافت عمر مین عمر کے پاس دعوے میراث کو عمر نے جواب مین کہا کہ جب ابوبکر
نے کہا تہا کہ مین ولی رسول خدا ہون پس تم دونون آئے تھے کہ تم دعوا
میراث اپنے برادر زادے کا کرتے تھے اور علی میراث رسول خدا اپنے
زوجہ کے طرف سے کرتے تھے اوسنے کہا تہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے
لانورث الخ پس تم دونون نے اوسے کاذب و غادر و خاین جانا الخ یا آنکہ
کہا عمر نے کہ جب مین ولی رسول خدا ہون تو تم مجھے بھی کاذب و غادر جانتے
ہو اور یہ صحیح ترمذی مین اور صحیح مسلم مین موجود ہے پس یقینی حضرت
ان کا وایسا ہی جانتے تھے اور نہین تو مکرر دعوے کرتے اور انکار قول
رسول خدا کرتے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھتا ہے
انما یعتمد ان ظلم من خالفہما فی ذلک یعنے علی و عباس کو اعتقاد تہا
ظلم مخالف اونکے کا مقدمہ فدک مین اور مسند احمد حنبل مین یہ ہے
کہ زمانہ عثمان مین پھر عثمان سے علی و عباس نے دعوا اسے میراث کیا
پس اگر روایت جھوٹ اور افترا نہوتے اور ابوبکر کو صادق جانتے
تو بار بار دعوی کیون کرتے پس ثابت ہوا کہ روایت جھوٹی ہے پس
خلاف اعتقاد جناب امیر اعتقاد کرنا کفر ہے پس ثابت ہوا کہ یہ افترا
رسول خدا پر ہے اور جس کہنے والے نے یہ کہا کہ وہ راضی ہو کے
دنیا سے گئین اوسکا بھی مکر اور جھوٹ بیان سابق اور روایت
بخاری اور قتیبہ سے ظاہر ہو گیا ناراض جانا جناب سیدہ کا
ہر طرح ثابت ہے پس ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کرنا حدیث

مَن اٰذٰا نا فقد اذانی او ر آیہ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ
پر واجب دوسرے دلیل کامل بطلان قول پر اوس مدعی کے یہ
ہے کہ اگر جناب فاطمہ اون سے راضی ہو جاتین اور ابو بکر کے قول کی
تصدیق کرتین تو پھر سادات ہر زمانہ ہر خلیفہ کے دعواے فدک
کیون کرتے تا آنکہ بعضون نے مسموع کیا اور سادات کو فدک دیا
چنانچہ عمر ابن عبد العزیز نے پھیر دیا ہر چند علمانے کہا کہ یہ طعن سابقین
پر ہوگا اوسنے جواب دیا کہ اونہون نے طعن اپنے اوپر خود لیا اور
کہنے کو اپنے علماے نمانا اور باغ فدک سادات بنی فاطمہ کو سپرد کیا
یہ زمانہ امام محمد باقر کا تہا اوس کے بعد جو اور خلیفہ ہوے اونہون نے
سیرت شیخین پر عمل کر کے چہین لیا پھر مامون رشید نے پہیر دیا
بعد اوس کے اونے لیا غرض جناب فاطمہ اگر ابو بکر سے راضی ہو گئی
ہوتین تو سادات پھر کیون دعوے کرتے اور خلفا کیون سماعت کرتے
نہ کہتے کہ وہ معقول ہو گئے تہین تم کیون دعوی کرتے ہو دوجواب
اسکا پس بعضے اشخاص پیروان صحابہ اس بات کو سہل کر کے کہتے
ہین کہ صاحب فدک کے چند درخت تہے اگرچہ یہ بہی چہوٹا ہے اور
بالفرض یہ بہی ہوتا تو اور زیادہ خصمت اور ظلم خلفا کا ظاہر ہوتا ہے
کہ تہوڑی سے چیز کے لئے یہ ظلم کیا اور بدنامی لے آور بالفرض محال
اگر معاذ اللہ انکا حق نہ بہی ہوتا تو اوسکا عوض دنیا مین بہی تو ممکن
تہا جیسے عایشہ اور حفصہ کو بارہ ہزار درہم دیتے تہے جیسا کہ

صواعق محرقہ مین مذکور ہے پس جناب فاطمہؑ کو کیا دیتے تھے جواب دو
ایمان سے ہاتھہ نہ اوٹھاؤ اور تماشا دیکھو ابن حجر نے شرح بخاری
مین لکہا ہے عثمان نے فدک خاص کر دیا مروان کے لئے جو ترید رسول خدا
تہا جسکا مال تہا اوسے ندیا اور مسلمانون کا حق کہہ کے لیا اور
ہر ایک دشمن رسولؐ خدا کو اونکے پارہ جگر کا مال دیدیا واہ کیا
اسلام ہے اور واہ کیا ایمان ہے پس اب جانو کہ ان دلائل پر تم
حق پر ہو اور دین مذہب تمہارا باطل ہو تو ہمارا دین کیون
نازک ہو گیا بتاؤ ایسے بدون کے بدکہنے سے باطل ہو گیا جواب
دو بدلیل قرآن وحدیث والّا دین حق کو اختیار کرو فَتَذَکَّرُوا
یا اُولِی الاَلبَابِ سوال دیگر جب جناب فاطمہؑ نے بار بار انکار
کیا اور ابو بکر نے مکرر تکذیب پر اصرار کیا تو آیا جناب فاطمہؑ نے
انکار حدیث کا کیا یا ابو بکر نے افترا رسولؐ خدا پر ان دونون مین سے
ایک بات مقرر کرکے بتاؤ پس جانو اے غافلون کہ جناب فاطمہؑ پر آیہ
تطہیر نازل ہوا کہ کذب کا احتمال اونکے جانب کفر ہے اور احتمال
کذب ابو بکر پر جاے تعجب نہین کہ جناب رسولؐ خدا نے زندگی مین
فرمایا تہا قَد کَثُرَت عَلَیَّ الکَذَّابُون مَن کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَہٗ
فِی النَّار یعنے جہوٹھہ باندہنے والے مجھپر بہت ہوے ہین جو جہوٹھہ باندہے
مجھپر عمداً وہ جاے اپنے جہنم مین دیکھے گا پس یہ کذب تو ظاہر ہے مقام
شبہہ نہین کہ سارے آیات میراث قرآن مین مکذب ابو بکر پر

وَیَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوْبَ قرآن مین موجود وَوَرِثَ سُلَیْمَانَ
داؤدَ مین دونون باتون کے تکذیب موجود کہ آیت آخر سے ثابت
کہ حضرت سلیمان وداؤد دونون پیغمبر تھے بعضے جاہل بہکاے
ہوے اپنے پیرونکی یون کہتے ہین کہ یہان وراثت علم مراد ہے
حالانکہ زمخشری علماے اہل سنت سے ہے تفسیر مین اس آیہ کے
لکہتا ہے کہ ہزار گھوڑے سلیمان نے ورثہ داؤد مین پاے
آیا کیا گھوڑے علم کے تھے اور اگر وراثت علم مراد ہوتے تو بھی جناب
امیرؑ اور حسنینؑ وارث علم ہوتے کہ رسولؐ خدا نے مکرر جناب
امیرؑ کو وصی وارث فرمایا پس ابوبکر کہان سے وارث ہو گئے
یا حصہ صاحبزادیکا کہ یوان حصہ اٹھوین حصہ ازواج مین سے تہا وہ نحن
معاشر الانبیاء ابوبکر نے لیا سبحان اللہ خداوند عالم تو فرما
اُولی الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ اور فرمایا ہے
وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الوَالِدَانِ وَالاَقْرَبُوْنَ اور فرمایا ہے
یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِی اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اور رسولؐ خدا
ابوبکر سے خلاف خدا یون کہدین وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ اُولٰئِکَ
ہُمُ الْکَافِرُوْنَ سے بھی نہ ڈرین اور اس روایت کا افترا ہونا اور
طرح سے بھی ظاہر ہے کہ ہمین کوئی سنی بتلاے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہم نہ کسیکی وارث ہوتے ہین نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
ہم پوچھتے ہین کہ ا ہ اور اسباب اور مکانات حضرت ہاشم

اور عبد المطلبؑ کا حضرت نے کیسے تقسیم کر دیا اور کون سے فقرا کو دیدیا
حضرت کے قبضہ مین رہا یہ ظاہر ہے پس جب لا نورث باطل ہوا لا نورث
بھی باطل ہوا اور تماشا ہے سنو کہ مثل مشہور ہے دروغ گورا حافظہ
نباشد تو جب عباس اور جناب امیرؑ تکرار کرتے ہوئے بغلا اور عمامہ
اور سیف رسولؐ خدا بھی ابوبکر پاس آئے عباس کہتے تھے یہ سب
میرا ہے اور جناب امیرؑ کہتے تھے میرا۔ ابوبکر نے از روے وراثت کے
جناب امیرؑ کو دلوایا پس اب کہو کہ اگر یہ حدیث سچے تھے تو یہان کیون
خلاف اوس کے حکم کیا پس اب تو آیہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مین اور آیہ اِنَّ
الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ مین داخل
ہوے یا نہین پس جب یہ ظالم اور غاصب ٹھہرے اور مخالفت خدا
اور رسولؐ ظاہر ہوے اور افترا انکا کھل گیا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ
وَاُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ مین داخل ہوے یا نہین
جب ہمنے بنا بر حکم خدا کے اونپر کہا تو ہم کیون کافر ہوے وہ مخالفت
خدا مین کافر نہوے اور ہم امتثال امر الٰہی مین دین سے نکل گئے
سبحان اللہ یہ امر عجیب ہے جب بعضے سنی کچھ جواب نہین پاتے
اور اونکے دل سے محبت دشمنان اہلبیتؑ کے نہین نکلتے تو تاویلین
اونکے ظلمون کے کرتے ہین جب تاویل علیل سے بھی عاجز ہوتے ہین
تو کہتے ہین صاحب یہ اور بات ہے آپس کی باتین تہین بزرگون کی
باتون کو کہتے ہوے خطاے بزرگان گرفتن خطاست ❊ پس کوئے

اونکے جواب مین کہے کہ صاحب ابولہب وغیرہ کفار قریش بزرگونکے
بزرگ تھے اونکی خطا پکڑنا اور زیادہ خطا ہو گئے ایک سُنّی شیخ غلام
حسین نام پیرشاہ محمد کا پوتا یا پروتا تہا اوسنے مجھ سے کہا کہ جو صحابہ کو
برا کہے وہ کافر ہے مینے کہا کہ کتاب نہایہ مین موجود ہے کہ عایشہ
عثمان کو لعنت کیا کرتی تھے وہ خفا ہو کے کہنے لگے کہ صاحب ہم تم سے
کلام کرتے ہین تم بزرگونپر چلے جاتے ہو یہ حال ہے سُنیون کا نہین
جانتے جاہل کہ صحابہ تمہارے بزرگ تھے مگر اہل بیت رسولؐ خدا
کے غلامی کے آرزو رکہتے تھے پس اہل بیت رسولؐ خدا اونکے
بھی آقا تھے اور جب آقا اور غلام مین منازع ہو تو اوسے آپس کے
بات نہین کہتے بلکہ غلام مقابلہ آقا مین نمک حرام کہلاتا ہے اور
بیوفا اور نالایق نام رکہا جاتا ہے اسے آپس کے بات نہین کہتے اور
جانو اس بات کو جب معصوم اور غیر معصوم مین اختلاف پڑے
اور نوبت تکذیب کی جانبین سے آئے تو مؤمن کو وہی لازم ہی
جو اعرابی سے جناب امیرؑ نے کہا ایمان اسمین رہتا ہے وگرنہ
دوستی مین اور طرفداری مین غیر معصوم کے ایمان جاتا ہے
اور صادق آتا ہے اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ پس ایسی ہی لوگ اوسوقت مین جمع تھے اور مومنین
مخذول اور ضعیف تھے مگر بیزاری تو ویسے لوگون سے جو مقابلہ
مین اہل بیت کے ہون اور تکذیب اون کے کرین واجب ہے

اس مین کونسا عذر ہے کہ محبت سے کہ بان اہل بیت کے اسلام کو
اپنے ضایع کرے پس بیزاری کرنا اون سے ہر مسلم کو واجب
خصوصًا ہمین کہ ائمہ حضرات نے ہمارے زیارتون اور دعاؤن مین
نام بنام اونپر مکرر لعنت کی ہے اور ہمین حکم دیا ہے کہ بعد نماز کے
اون سے بیزاری کرو پس ہمین سُنیونکی طرح ایمان کھونا نہین ہے
کہ کشتی نجات کو چھوڑین اور دریائے غضب مین ڈوبین اقوال
مثلہ اہل سنت پر عمل کرین کہ جو فقیرون بہنگ پینے والون کے
کرامتین بیان کرتے ہین مشتی نمونہ از خروارے جب دیکھا ہم نے
کہ ایسے فاسقون اور بدکارون کو اولیاء اللہ جانتے ہین جیسا
کہ ذکر کیا اوپر ہوا کہ بعضے سُنی باوجودیکہ صوفیون کے مذہب
زبانی کرتے ہین اور اونکے اعتقاد کا انکار رکھتے ہین پھر دیکھو یہ کلام
اونکے زبانی ہے کہ کسیکو برا نہین کہتے اور ولی اللہ کہنے مین فرق
نہین لاتے جیسے دیکھو شمس تبریز وغیرہ انا الحق کہگئے اور کوئی
سُنی اونہین کافر نہین کہتا اور اب جو موجود ہین اونکے پیچھے
نماز پڑھنے کو موجود ہین اور ہاتھ بڑھائے ہوئے از روے بیعت مین
مستعد ہین جب ہم نے ایسے تابع و متبوع اپنے زمانہ مین آنکھون
سے دیکھے تو سمجھے کہ ایسی ہی حال زمانہ خلفاء ثلاثہ مین بھی انلوگونکا
تھا پس یہ سفینہ اہل بیت سے چھوٹ گئے یون غوطے کھاتے ہین
اور ہر تنکے کو پکڑ کے نجات چاہتے ہین اسے ضلالت مین بچانے

امام زمن کے جہنم مین ڈوب جاتے ہین اور کیسے برے کو برا انہین کہتے ہین پس خدا نے متمسکان دامن دولت ائمہ اثنا عشری کو یہ توفیق دی کہ جو کشتی نجات ہین اور اولوالامر جانب خدا سے ہین کیسے بدین کو خواہ انکا باپ خواہ بیٹا ہو اچھا نہین کہتے یہ مراد ہے قول خدا سے اور یہ مومن ہین حکم کبریا سے کہ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنے نہ پائے گا دوست گروہ کو اے پیغمبر ایسا سے جو ایمان لائے ہین ساتھ خدا اور روز آخرت کی کہ دوست رکھین مخالف خدا و رسول کو اگر اوس کے باپ ہون یا بھائی ہون یا بیٹے ہون یا ہم قوم ہون یہ گروہ ہے کہ لکھا ہی دلون مین اونکے ایمان اور مدد کی ہے ساتھ روح القدس کے جانب خدا سے داخل کرے گا اونہین جنت مین کہ جارے ہین نیچے اون کے نہرین رہینگے اوس مین ہمیشہ راضی ہے اللہ اون سے اور وہ راضی ہین خدا سے و سپاہ خدا ہین آگاہ ہو بتحقیق کہ لشکر خدا وہی رستگار ہے پس دیکھو انصاف سے اے اہل انصاف کہ خدا نے شیعون کے دل مین ایمان لکھا ہی

یا سنیون کے سارے دشمن آل رسولؐ کے چن چن کے اون سے دوستی کرتے ہین اور اہل بیت کے حق مین جو کلمہ کہئے وہ گذرے کہ جناب امام حسینؑ کو باغی ٹھرایا اور پہر منہ سے کہتے ہین کہ ہم اہل بیت کے دوست رکھتے ہین پس یہ محبت ثلاثہ مین ایسے بیہوش ہین کہ کچھ نہین سمجھتے کہ نفس رسولؐ تو جناب امیرؑ قول خدا سے ہین اور رسولؐ خدا فرما دین اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ اس مین غیر کہان سے داخل ہو سکتے ہین اور جناب صادقؑ نے فرمایا جسکے دل مین محبت شیخین برابر رائی کے ہوگی وہ سرنگون جہنم مین ڈالا جائے گا اور کبھی نجات نہ پائیگا اور جو بعد نماز کے اونپر لعنت کرے نماز اوسکی قبول ہے پس ہم اہل بیت کے اطاعت مین تو نارے ہون اور تم اون کے مخالفت مین سارے فرقہ تمہارے ناجی ہون پس ایسا اندہیر ہے تو دین خدا اور رسولؐ کا کچہ اصل ہی نہین رکہتا اور جو دین خدا اور رسولؐ سچ اور حق ہے تو سوائے ہمارے سیر کوئی ناجی نہین خواہ سنی ہو خواہ صوفی خواہ غالی ہو خواہ مفوضہ ہو اور ہم لوگ جسے طریقہ حق سے پہرا دیکھتے ہین بنا بر حکم اپنے ائمہ حضرات کے اوس سے بیزاری کرتے ہین کیسا ہی ظاہر مین دم محبت اہل بیت کا بہرے مثل اہل سنت کے کہ انکا کلیہ مذہب کا کہلگیا کہ جو صحابہ کو خلیفہ جانے وہ ہو چاہے کرے اوس کے پیچھے نماز پڑھتے ہین اوسکے کرامتین ذکر کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور اگر خلافت ثلاثہ کا

انکار کرے وہ برا ہے نہ اوس کے پیچھے نماز پڑہین گے نہ اوسے مسلمان
جانینگے شیعہ کیسا ہی پرہیزگار ہو وہ برا اور سنی کیسا ہی بدکار ہو
وہ اچہا خواہ خدا کو عرش پر بٹہادے خواہ خدا کو معاذاللہ ہر شب
جمعہ گدہے پر چڑہا کے پہرادے خواہ ہر کتے اور بلی کو خدا بنا دے
پس جانو اس بات کو کہ اکثر منکشف ہے مگر وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآئَنَا
پر اونکا عمل ہے اور طمع دنیا سے جاہلون کے بہکانے کو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین نمونہ اونکا اقوال شاہ عبدالعزیز دہلوی ہے چنانچہ
کچہ مذکور مقدمہ فدک مین ہوے پس جب ایسی دغا بازیان اپنے
علما مین دیکہتے ہین تو کیون سنی اپنا ایمان کہوتے ہین اکثر سنی
بہلانیکو جاہلونکی کہتے ہین کہ صاحب جناب امیر کے اجازت سے یہ
خلیفہ ہوے تہے اور وہ حضرت انکی خلافت پر راضی تہے سبحان اللہ
یہ عجیب افترا ہے کہ جنکو وہ جناب فاسق و کاذب و غادر و خاین
جانین اور سیرت اون کے خلاف کتاب خدا اور سنت رسول
ارشاد کرین اور عاملان بالجور فرما دین اور عثمان کو فرمائین
قَتَلَہُ اللّٰہُ عُثْمَانَ وَاَنَا مَعَہُ اللہ نے اوسے قتل کیا اور مین بہی
اوس کے ساتہہ تہا اور قاتلون کو اوس کے اپنے پاس امان
دے اور عایشہ وغیرہ سے اونکے واسطے لڑے اونکی خلافت
پر راضی ہون گے اور اجازت دین گے حالانکہ خدا فرماے
لَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ سب سے زیادہ یہ ہے

کہ آپ تو چہ مہینے بیعت نکرین اور راون کو اجازت دین پس اسے کون
عاقل رضامندی کہیگا کہ جناب امیرسا شخص جسنی کم سنی مین پہلے
نبوت پیمبرخدا کا اقرار کیا وہ چہ مہینے تک بی امام رہے یہ مصالحہ تہا
جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے کیا تہا اور روز شورہ حضرت امیرؑ نے
اسکی تصریح کردے اور فرمایا کہ یہ حق میرا تہا مگر باب پرخاش کو نکھولا کہ
ایک قوم کافر ہوجائی گے روایت کی ابوبکر احمد ابن موسی مردویہ نے
صدر الائمہ اخطب خوارزم سے کتاب اربعین امام طبرانی سے کہ او سنے
کہا مینے سنا سعید رازی سے اوسنے سنا محمد ابن حمید سے اوسنے
سنا وافر بن سلیمان سے اور اوسنے حراث بن محمد اوزانی طفل عامر
ابن فاصلہ سے اوسنے کہا مین روز شورہ دروازے پر کہڑا تہا کہ
آوازین بلند ہوئین جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے آواز سنی مینی کہ
فرماتے تھے لوگون نے بیعت ابوبکر سے کی واللہ بحقیق تر تہا مگر نہ باب
پرخاش کو نکھولا کہ بہت کافر ہوجائین گے اور بعض بعض کو قتل کرین
گے جب وہ مراعمر سے بیعت کی اور حالانکہ مین سزاوار تہا وسے خیال
پر مینے صبر کیا اب چاہتے ہو عثمان سے بیعت کرو عمر نے مجھے چھٹا
شخص گردانا اور فضل کو میرے نہ پہچانا اگر مین اپنے فضل کو بیان
کرون تو کوئی بھی جواب ندے گا مگر اوسکا بیان بہت طول اور فضائل
حضرت کے مشہور ہین عبدالرحمن بن عوف اوٹہا کہنے لگا کہ آپکی
فضل کا جواب کسیکے پاس نہین ہم آپ سے بیعت کرتے ہین کتاب

خدا و سنت پیمبر اور سیرت شیخین پر حضرت نے کہا سیرت شیخین کو
کتاب و سنت کے ساتھ کیا دخل ہین اسپر ہرگز بیعت نہ لونگا اوس نے
عثمان سے کہا اور بیعت کیلے اونہین کتاب سے کام تہا نہ سنت سے
کہ آخر کتاب کو اونہون نے جلا ہی دیا یہ رضاے جناب امیر ہے پہر
اور تازہ ظلم تہا جدید پس کیون منصفو یہی رضامندی ہے کوئے
عاقل اسے رضامندی کہیگا فَاَیْنَ تَذْہَبُوْنَ اور ایک مکر و خدع اکثر
علما کا یہ جاہلون کے بہکانے کو ہے کہ کہتے ہین بہلا صاحب ہمارے
صحبت کا آدمی کو اثر ہو جاتا ہے رسول خدا کے صحبت نے صحابہ کو
اثر نکیا وہ بری ہی رہے سبحان اللہ کیا خوب عقلین ہین کہ تکذیب
خدا کے کرتے ہین جاہلون کے سمجہانے کو خدا قران مین کیا مذمت
کرتا ہے حضار مجلس رسول خدا کے اور فرماتا ہے ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ
آمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا الخ اور فرماتا ہے اَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ لَنْ
یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَہُمْ کیا یہ صحابہ نتہے پس یون سمجہو کہ باران رحمت سب
جا پر برابر برستا ہے کہین پہول اوگتا ہے اور کہین خار کوئے چیز
سڑ جاتے ہے اور کوئی سرسبز ہو جاتی ہے یہ سب استعداد پر موقوف
ہے دیکہو زوجہ نوح اور پسر نوح کا حال اور زوجہ فرعون کا مرتبہ کہ اونہون
نے صحبت مین برے اور برون کے صحبت مین اچہے اور سمجہو کہ جسپر
خداوند عالم نے حجت زیادہ تمام کی ہے اور اوسنے راہ حق نہ اختیار
کی ویسے خدا نے اوسپر عذاب بھی زیادہ کیا جو دور تہے وہ مستضعفین

مین شمار کئے گئے اور جو حضرت کے خدمت مین رہ کے صاف نہوے وہ
بقول خداوند قہار اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي دَرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین داخل
ہوے اور ازواج رسولؐ ابرار کو یہ حکم خداوند جبار ہوا کہ تم نافرمانی
خدا کروگے تو چند عذاب تم پر ہوگا پس جانو کہ اسیطرح جاہلون سے
زیادہ عذاب علما پر ہے کہ جو طمع دنیا سے با حمیت جاہلیت سے
حق اہلبیت کو اور ظلم صحاب کو جو اونکی کتابون مین موجود ہے
جاہلون کے دہوکہا دینے کے لئے چہپادین اور تاویلین دروغ بیجا
کرکے اونہین بہکادین اور قسم ہے کہ اکثر پر انکی حق چہپا نہین ہے
بلکہ انکے عقائد نیز [illegible] منکشف تہا جیسے شیخ ابی الحدید معتزلی
نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین مین اور عمر راہ مین
تنہا جاتے تہے مینے پوچہا کہ اے خلیفہ سچ فرماؤ کہ یہ خلافت حق کسکا
تہا کہنے لگے واللہ ابن عباس یہ حق تمہارے ابن عم کا تہا یعنی علی کا
تہا مینے کہا پہر اون کو کیون نہ سپرد کیا کہنے لگے حداثت سن کے
سبب سے ابن عباس نے کہا کہ خدا نے اونکے حداثت سن کا
خیال نہ کیا جب سورۂ برائت کو ابو بکر سے پہیر کے جناب امیرؑ کو دیا
کہ تم لیکے اہل مکہ پر پڑہو عمر نے کچہہ ندیا قصہ اسکا یہ ہے کہ جب سورہ
براءت نازل ہوا رسولؐ خدا نے ابو بکر کو دیا کہ اہل مکہ پر پڑہو وہ
لیکے چلے کہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ حکم خدا یون ہے کہ یا تم لیجاؤ
یا علیؑ پس جناب رسولؐ خدا نے ابو بکر سے پہیر کے جناب امیرؑ کو

دیا اور حضرت نے جاکے اہل مکہ پر پڑہا پس یہ مقام غور ہی کہ جسے
ایک سورہ پہچانے کی لیاقت نہو وہ سارا قرآن اور سارے احکام
دین کیونکر امت پر پہنچا دے گا فتدبر بعضے سنی حماقت سے یہ کہتے ہین
کہ دیکھو صاحب یہ لوگ ایسے تہے کہ پیغمبر ا ونہین بھی ہر جا پر پوچہتے
تہے اور مشورون مین شریک کرتے تہے اور یہ نہین جانتے کہ خداوند
عالم نے تالیف منافقین اور اتمام حجت کے لئے یہ فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ
فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بموجب اس کے مشورہ ایسے لوگون
سے کرتے تہے تا حجت خدا او نپر تمام کرین اور جب ارادہ کرتے تہے تو
توکل خدا پر کرتے تہے دوسرے یہ ہے کہ جہان نہ بہیجے ایسے مقامون
مین تو احوال معلوم نہوتا اور مریدیئے اور وہ خود ارشاد فرماتے کہ
اگر ہمین بہیجتے تو کیا ہم نہ کر لاتے اس کام کو اس لئے سورہ برأت
دیکے روانہ کیا خدا کا حکم ہوا پہیر لو اس سے پس کہلگیا سب پر
کہ انکو اس کے لیاقت نہین ہے اسیطرح خیبر مین نشان دیکے
دوبار ایک صاحب کو اور ایک بار دوسرے صاحب کو تاکید
کرکے بہیجا کہ جنگ سے بہاگنا نہین اور وہ خلاف حکم حضرت کے
پہرے کچہ لوگون کو شہید کرواکے بہاگے ہوئے حضرت کے پاس چلے
آئے پس حضرت نے فرمایا کہ صبح بہیجونگا مین اوس شخص کو کہ
دوست رکہتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکہتا ہے خدا
ورسول اوسے نہ پہرے گا جبتک کہ فتح نکریگا پس صبحکو سب

امیدوار سردارے لشکر مین آکر ٹھرے ہوے تماشا یہ ہے کہ بھاگے
ہوے بھی امیدوارون مین آئے پس حضرت نے جناب امیرؑ کو پوچھا
کہ کہان ہین سب نے کہا کہ اونہین تو رمد چشم ہے حضرت نے فرمایا کہ
لاؤ اونہین جب حضرت حاضر ہوے حضرت نے لب مبارک آنکھونپر
لگایا جناب امیرؑ کو صحت ہوئی پس حضرت نے جناب امیرؑ کو بھیجا اور
حضرت نے تنہا حارث کو اور مرحب کو قتل کیا اور خیبر کو فتح کیا باب
خیبر کو ایک ہاتھ سے اوکھاڑ کے پھیکدیا یہ احوال مشہور ہے
بیان اس کا موجب طول ہے پس اگر جناب رسولؐ خدا پہلے ابوبکر
وعمر کو نہ بھیجتے تو یہی کہتے وہ کہ کرامتِ علیؑ اس مین کیا تھے ہمین بھیجتے
تو کیا ہم نہ فتح کرتے پس خدا نے مرتبہ اطاعت اور کمال شجاعت اون
حضرت کا دکھایا اسیطرح اُحد مین راہ فرار ان سب نے اختیار
کی جانون کو اپنے بچایا جناب رسولؐ خدا کو دشمنو نمین پھسایا اپنے
جان کے آگے اونکی جان کا خیال نہ فرمایا وفاداری کا کمال دکھایا
پس جناب امیرؑ کے فقط حرب ضرب سے وہ جنگ فتح ہوئی لَافَتیٰ
اِلَّا عَلِی لَاسَیفَ اِلَّا ذُوالفَقَار کے آواز بلند ہوے پس ان باتونکی
دکھانے کو اونکے دوستون کے سمجھانے کو پوچھیے تھے فتنہ گرا ور
بعضے جاہلون کے بہکانے کو اور ظلم ثلاثہ کے چھپانیکو کہتے ہین کہ صاحب
معاذاللہ شیعہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کو بیعت کے لئے گھر سے
لیگئے وہ غالب کل غالب تھے اونکو کوئی پکڑ کے لیجا سکتا ہے یہ غلط

اور افترا ہے شیعون کا ہم کہتے ہین کہ بیشبہہ وہ ایسی ہی تھے مگر جب
وہ نہین ایسا جانتے ہو تو غالب کل غالب کے ہوتی ہوے کیون اون
مغلوبون کو اونپر غلبہ دیتے ہو دہو کہا دینے کے وقت ایسی ہی بات
کرتے ہو جیسے تمھارے خلیفہ ثانی کے پاس ایک شخص مسجد مین آیا
کہ باپ اوس کا جناب امیرؑ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا عمر نے اوس سے کہا
کہ تیرا باپ ایسا بہادر تھا کہ جب وہ میدان مین آکے مبارز طلب
کرتا تھا کوئی اوس کے مقابل مین نجاتا تھا اور وہ مثل بیل کے کھورو
کرتا تھا اور مین تو اوس کے سامنے سے ایسا بھاگا کودتا ہوا جیسا
پہاڑے بکرا ہوتا ہے مگر علیؑ نے اوسے قتل کیا اور اشارہ حضرت کے
طرف کیا پس دیکھو اپنے نامردی اور اونکی شجاعت بیان کرکے دشمن
حضرت کا لوگون کو کرتا تھا اسیطرح یہ سنی ہین کہ تعریف حضرت کی
کرکے جاہلون کو دہو کہا دیتے ہین اور ظلم کو اپنے پیشواؤن سے
چھپاتے ہین تا لوگ اون سے روگردانی نکرین اور اس ظلم کو افترا
شیعون کا بتاتے ہین حالانکہ ابو بکر جوہرے اور شیخ ابن ابی الحدید
اور علماے اہل سنت نے تصریح اسکے کی ہے کہ جناب امیرؑ کو بیعت
ابو بکر کے لئے کھینچ کے گھر سے نکالا پس اپنے علما کے کتابون کو
دیکھو اور خلفا کے اپنے ظلم کے قایل ہوا و نہین جو کہنا ہو کہو
اور ہم سے غالب ہونے کا جواب سنو کہ جناب امیرؑ بیشبہہ
غالب کل غالب تھے مگر افضل رسولؐ خدا سے نتھے پس دیکھو

جناب رسولؐ خدا پر کفار نے کیسی کیسی مکہ مین جفائین کیں طائف مین مارے
پتھر لگائے را کہ مین تنور دان کی ڈال ڈال دیے مجنون کہا مگر جبتک حکم
صبر کا تھا جب حکم جہاد کا ہوا انہین قتل کیا یہان تک کہ عین قوت
مین اور شوکت اسلام مین منافقین کیسے کیسے رنج دیتے تھے یہان
تک کہ کنکر کیونمین ڈالکر لنڈ ہائے تا حضرت کو شہید کرین اور بعضے
منافقونکا حال نفاق ظاہر ہو گیا بعض صحابہ نے کہا کہ انہین قتل
کیجئے حضرت نے فرمایا لوگ کہین گے کہ محمدؐ اپنے اصحابون کو قتل کئے
ڈالتے ہین بعضون نے حضرت کو ہذیان کے تہمت کی مگر مصلحت وقت
صبر تھا پس اسیطرح حال صلح حدیبیہ کو دیکھو اور سب سے زیادہ یہ
ہے کہ خدا سے زیادہ غالب کوئی نہین ہے پس کفار کو مثل فرعون
ونمرود کے کسقدر مہلت دے کہ تا اتمام حجت نہ تھے جناب امیرؑ
غالب تو ایسی تھے کہ کوئی مقابلہ شجاعت مین حضرت کے نتھا مگر مصلحت
وقت اور وصیت رسولؐ خدا کی تھے پس حضرت مطیع خدا تھے
غالب وہ کہ جو نفس پر اپنے غالب رہے اگر کوئی ذرا بھی مد مقابل
مین ہوتا تو مقام توہم تھا کہ شاید حضرت اوس سے خایف ہوے
اس جا تو صبر اور اطاعت خدا اور رسولؐ ظاہر ہوے کہ مقابل
مین سب نامرد تھے جو ہمیشہ جنگ سے بھاگ لئے پس جب جنگ کا
حکم تھا جب لڑے ویسی ہے جب صبر کا حکم تھا دیا ہے کیا راہ خدا
مین اپنے خواہش نفس کو کہین دخل نہین دیا جیسے سب انبیا کا

حال تھا کہ جیسے حکم ہوا وہ مارا جاے وہ مارا گیا جیسے حکم ہوا نکلجا وہ
نکل گیے جیسے حکم صبر کرنے کا ہوا اوسنے صبر کیا جیسے حکم فرزند کے
ذبح کرنے کا ہوا وہ ذبح پسر پر مستعد ہوا یہی کام انبیا اور ائمہ کا ہی
پس جناب امیرؑ کو جبتک حکم صبر رہا صبر کیا مصلحت ظاہر صبر مین یہ
تھی کہ اگر جہاد کرتے تو بہت لوگ کافر ہوکے کلمہ ظاہری بھی چھوڑ
دیتے جیسا کہ حضرت نے فرمایا اور بعضی خوف سے تلوار کی اقرار حضرت
کے ولایت کا کرتے تھا اور وہ لوگ جو کافر تھے کہتے کہ صحابون کو پیغمبر کے
قتل کیئے ڈالتے ہین اور جب جناب امیرؑ کو حکم جہاد ہوا تو حضرت نے
جہاد کیا یہی حال اُنکا ہے کہ طاعت خدا مین ہر وقت سرگرم ہین امام
حسینؑ کو حکم شہادت ہوا وہ شہید ہوے امام زین العابدین کو صبر کا
حکم ہوا اونہون نے صبر کیا پس دیکھو جیسا ظلم یزید کا ظاہر ہے
ویسا ہی ظلم صحابہ کا بھی خانہ جناب امیرؑ پر روشن ہے وہ ظلم
تمھارے چھپانے سے نہین چھپ سکتے اور مٹانے سے مٹ نہین
سکتی کما مر غیر مرۃ اور بعضی سنی کہتے ہین کہ بھلا صاحب
خلافت انکا حق تھا تو انہون نے جہاد کیون نہ کیا امام حسنؑ نے
مصالحہ معاویہ سے کیون کیا اور امام حسینؑ شہید کیون ہوے
اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ کلام تکذیب جناب امیرؑ ہے
کہ حضرت نے مکرر فرمایا کہ یہ حق میرا ہے جیسا کہ گذرا تکذیب حضرت
تکذیب خدا اور رسولؐ خدا ہے پس کفر اعتراض کرنیوالا کا

لازم اور دوسرے جواب یہ ہے کہ جب حکم خدا اور رسولؐ سے اہلبیتؑ
معصوم ٹھہرے اور اونکی اطاعت تمامی خلق پر واجب ہی تو اوپر
اعتراض کرنا تکذیب خدا اور رسولؐ ہے اور کفر ہے جانو اسے
غافلون انکے کام بحکم خدا کبھی نہین ہونیوالا انکی اطاعت جایز نہو
اور اگر اسے نادانون اسمین معارضہ کرتے ہو اپنے خلفا کے دفع الزام
کے لئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے کہ اونکی عصمت باتفاق ثابت ہے
اور صحابہ مدتون بتون کے سجدہ مین رہے ظاہری اسلام مین انواع
فسق بجا لائے مشکوک الاسلام والنفاق رہے اونکے بابمین استعجاب
واستبعاد معصیت کا بلکہ ارتداد کا بھی نہین ہے اصل جواب تو یہ تہا
اور دوسرے جواب یہ ہے کہ فائدہ ظاہری معلوم ہوتے ہین فائدہ
اول تو یہ تھا جو بیان ہوا کہ اگر جناب امیرؑ تلوار کھینچتے تو بہت سے وہ
لوگ مارے جاتے جنکے صلب مین مومن تھے اور بہت سے خوف جان
سے علیؑ ولی اللہ کہہ دیتے اور دل مین نفاق رہتا پھر صفائی دین مین نہوتے
پس حضرت کے صبر سے حق کو پہچان کے مؤمن خاص جناب امیرؑ کیجانب
رہگئے اور منافق اور بیدین سب جدا ہو گئے طمع دنیا کے واسطے ایک
ایک کے ہاتھہ مین ہاتھہ دینے لگے اور تیسرا فائدہ یہ تھا کہ کفار جو دین کے
طرف آنیوالے تھے وہ سب رہ جاتے اور کہتے آپھی تو دعوت کرتے ہین
اور آپھی قتل کرتے ہین کوئی دین کو نہ جانتا قرآن کو نہ پڑھتے حجت
ناتمام رہتے سمجھو ذرا غور کرو کہ اب تک لوگ باوجود دلائل واضحہ کے

سمجھتے نہین باوجودیکہ قرآن کو پڑہتے ہین مگر حجت خدا کو تو تمام ہوتی جاتی ہے اور جو حق کو سمجھے وہ ایمان لائے اب تک یہی حال ہے کہ جو سمجھتے ہین ایمان لاتے ہین اور تیسرے فائدہ یہ تھا کہ جناب امیرؑ اتمام حجت اور انکشاف حق جو کام امام کا ہے وہ بروقت کئے گئے کہ جب کوئی خلفا سے طلب معجزہ کرتا تھا یا مسئلہ غامض پوچھتا تھا اور وہ عاجز ہوتے تھے تو جناب امیرؑ اوسے آکے معجزہ دیکھاتے تھے اور مسئلہ کو بتا دیتے تھے تو جو لوگ صاحبان بصیرت تھے وہ سمجھ جاتے تھے کہ خلیفہ بحق یہ ہین پس یون اتمام حجت کرتے ہین اور خلفا کے زمانہ مین جہاد سامنے اونکے نکیا یہ ہے دلیل بطلان خلافت اصحاب ثلاثہ ہے کہ اگر خلافت اونکے حق ہوتے تو جہاد کو حضرت ترک نکرتے اور جب فضل خدا سے قوت ہوے تو بحکم یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ اے رسولؐ جہاد کر کفار و منافقین پر اور غلظت کر اونپر کہ جا او نکے جہنم ہے اور بری ہے بازگشت پس حضرت نے جہاد کفار پر تو کیا منافقین پر کب جہاد کیا پس جو حکم پیغمبرؐ پر ہوتا ہے اوسے تمام کرتا ہے وصی اوس کا پس جناب امیرؑ نے جنپر جہاد کیا ظاہر ہوا کہ وہ منافق تھے دیکھو اونمین کون کون تھے بعضے مثل شیوخ ثلاثہ عشرہ مبشرہ مین داخل تھے اور اصحاب تھے اور بعضے باعث افتخار شیخین تھے پس ظاہر ہوا ولیکن سر ترک جہاد مین مصلحت تھے اور نہین تو کچھ اون سے افضل نہ تھے اور تماشا یہ ہے

اسکو اہل انصاف ذرا غور کرین کہ جو لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جہاد کیون نہین کیا شیخین پر یہ اون سے پوچھو کہ جب جہاد کیا اونہون نے تم کب برا جانتے ہو جو شیخین کو برا جانتے اور جناب امام حسنؑ نے جو معاویہ سے مصالحہ کیا مجبور تھے کہ انصار باوفا نہ پایے اور باوجود آن معاویہ ظاہر مین وفاے عہد نہ کہتا تہا اون کے قتل کو باعث زوال سلطنت جانتا تھا جناب امام حسینؑ کو دیا ور ایسے ملے کہ سب جاتے ہین اور اہل کوفہ نے بھی لکھا کہ آپ آوین تو ہم آپکی نصرت کرین گے اور باوجود اس کے حضرت کو یقین تھا کہ اگر مین یزید سے مصالحہ کرونگا تو بھی یہ مجھی قتل کرے گا کہ یہ نہایت بدعہد ہے جیسے حضرت نے وقت وداع اہل وطن سے فرمایا کہ اگر مین جائے مار ومور مین چھپون گا ابھی یزید مجھے قتل کرے گا پس حکم خدا حضرت امام حسینؑ کو شہادت کا ہوا اور حضرت کے شہادت کو خدا نے انکشاف حق کے لیے ایسے شہرت دی کہ کسیکی چھپائی سے یہ چھپ نہین سکتا جبکہ احوال جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو چھپایا کیسی کیسی اس کے چھپانے مین کوشش کے اہل سنت نے اور کرتے ہین جیسا کہ گذرا پس سب خاص و عام پر منکشف ہوا کہ ایسے فاسق نے دعواے خلافت کیا اور مسلمانون نے اوسکی خلافت کو قبول کیا اور اوس کے اطاعت کی تاآنکہ فرزند رسولؐ کو بظلم شہید کیا اور اوسکی عترت کو اسیر کیا سر دن کو نیزے پر چڑھایا ایسے مسلمان تھے اوس زمانہ مین اور بہت سے اسپر

بھی ابتک ظلم یزید کے چھپانے مین کوشش کرتے ہین پس کھل گیا
حال اون کے مذہب کا اور اون مسلمانون کا تا آنکہ اکثر اہل سنت نے
بھی مجبور ہوکے یزید کو بُرا جانا جب اوسے بُرا جانا اب دیکھین اگر
آنکھین رکھتے ہون یزید نے قتل امام حسینؑ پر حکم دیا اور قتل کیا
تو معاویہ اون کے پدر بزرگوار سے لڑا اوسے بھی بُرا جانے چنانچہ بعضے
سُنی معاویہ کو بھی بُرا جانتے ہین جب اوسے بُرا جانا تو پھر طلحہ اور زبیر
اور عایشہ نے کیا کمی کے ہے کہ جناب امیرؑ کے قتل کو آئین اور بیعت سے
مسلمانون کو قتل کروایا پس جب اونہین بُرا جانتے کہ وہ باعث
افتخار پدر یہ ہے کہ بسبب قرابت رسولؐ خدا دے ہوئین تو پھر عثمان
کے ظلم وستم کو بھی دیکھین جو ذکر ہوے جب اونہین بُرا جانا پھر جو
جناب امیرؑ وحسنؑ وجناب فاطمہؑ کے گھر کو جلانے آئے اور جو ظلم
اونہون نے حضرت پہ کئے کربلا سے کچھ کم نتھا کہ کربلا مین علی اصغر شہید
ہوے مدینہ مین محسن شہید ہوے وہان جناب زینب پر ظلم ہوئی
یہان جناب فاطمہؑ کے بازو اور پہلو پر ہوے ہمارے کتابون مین تفصیل
ہے تمہارے کتابون مین اجمال ہے کیونکر حال تفصیل وار اپنی پیشوا
کا لکھین کربلا مین امام زین العابدینؑ پر مدینہ مین جناب امیرؑ پر جو گذرے
انصاف سے خیال کرو اور ہمارے کتابین اور اپنے کتابون کو
دیکھو تو حال ظاہر ہو جائے فقط محبت ثلاثہ سے بدلیل غلط لکھتے
ہو تو اس سے تو غلط نہین ہو جاتا خدا کے سامنے کیا کروگے پس جب

حال مسلمانون کا معلوم ہوا اور یزید کے خلافت کا پس اب جو یزید
کا دشمن ہوگا تو وہ سابقین کا بھی دشمن ہوگا جناب امام حسین کے
شہادت اسواسطے واقع ہوئے کہ ظلم ظالمون کے کھل جائیں جنکو
اسپر بھی نہ سمجھائی دے اور محبت ثلاثہ کو نچھوڑین اور اَلْمُنَافِقِیْنَ
وَالْمُنَافِقَاتِ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ میں داخل ہین وَاُشْرِبُوا فِي
قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اونہین کے شان مین وارد ہے اور حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ پس معلوم ہوا
کہ جو منافقون کو دوست رکھے وہ بھی منافق ہے پس مومنونکو
بیزار ہونا ابید ہیون سے واجب ہے جبکہ آیہ لَا تَجِدُ قَوْمًا اور آیات دیگر
سے ظاہر ہوا پس جانو اس بات کو کہ محبت اہلبیت رسول اور
دشمنان بتول سے ہرگز جمع نہوگی اب بعضی سنی ثلاثہ کے محبت سے
عصمت انبیا مین خلل انداز ہین یہانتک کہ تنقیۃ الانبیا ایک کتاب
لکھی ہے کہ نبیون سے یہ خطائین ہوئین ہین مراد اون کے یہ ہے کہ
ہمارے خلفا سے جو ظلم و ستم ظاہر ہوے تو نبیون سے بھی خطائین
ہوے ہین وہ ان دلیلون سے معارضہ کرتے ہین اور یہ غلط ہے
اونکی سمجھ کا فرق ہے علما نے ہمارے سب اون کے احوال کے
تاویلین اور جواب بتفصیل لکھ دیے ہین اور روایات دروغ کا
انکے انکشاف بیان اوسکا یہان موجب تطویل ہے جو چاہے
ہمارے حدیقہ سلطانی سے اور کتب کے جانب رجوع کرے اتنا

یہان کافی ہے جاننا کہ وہ خدا کی جانب سے تھے اور خدا نے اون کے
طاعت کو حکم دیا اور ایمان لانیکو اون کے ساتھ واجب گردانا جب معصیت
اونپر جایز ہو تو کذب بھی اونپر جایز ہو تو اونکی نبوت صحیح نہوگی اور اون کے
قول و فعل پہ عمل جایز نہوگا کہ فاسق کے اطاعت کو خدا نے منع کیا ہے
اور نبی کے اطاعت واجب ہے یہان تک اجتماع نقیضین ہوا جاتا ہے اور
یہ محال ہے اور دوسرے جب نبی گناہ کرے قابل تعذیر تو اوسے تعذیر دینا
واجب اور نبی کو ایذا دینا کفر ہے پسے اجتماع نقیضین وقس علی ذلک اور
الزام خدا کے جانب عاید ہوتا ہے اور نبوت باطل اور کلام خدا لغو ہوتا
ہے پس سب دین برباد ہو گیا کہ جسکا ٹھکانا نہین اور تم جو کوشش کرتے
ہو عیب چھپانیکو صحابہ کا اور انبیا پر اتہام معصیت کرتے ہو تو چاند پر
خاک ڈالنے منہ پر پڑتے ہی ہین کہ وہ جانب خدا سے تھے اونکا الزام
عاید خدا کے طرف ہوتا ہے اور خدا الزام سے بری ہے پس تمہارے
صحابہ خلیفہ کئی ہوے تمہارے تھے انمین اور وہ دونون جایز
الفسق تھے اسواسطے کہ خلیفہ مدتون تک بت پرست رہے اور
اسلام ظاہری مین مشکوک رہے کہ خود نبوت مین شک کیا کرتے
تھے کہ مشکوۃ مین منقول ہے پس اونکا دین سے پھرجانا کچھ محال
نہین ہے خطا خلیفہ کرنیوالونکی ہے خدا پر الزام نہین ہوسکتا ہے اور
دین مین فساد لازم نہین آتا پس شیعہ کا اعتراض تمہاری عقل پر ہے
کہ تمنے ایسے خلیفہ اہل بیت کو چھوڑ کے کہو کہ اتنا تو سمجھو کہ انبیا کو خدا نے

معین کیا خلق پر نمانا پے در پے معجزے دکھائے اوسپر تھوڑے ایمان
لائے اور باقی نے ساحر بنایا تم صاحبون نے ابوبکر وغیرہ کو خلیفہ کہا اسکے
تم سب قایل کہ خدا نے نہین کیا پھر نہ انھون نے کوئی معجزہ دیکھایا نہ انہون
نے دعوا کیا کہ ہمین خدا نے خلیفہ کیا ہے پھر تمنے جو خلافت کو قبول کرلیا یہہ
کون سے عقل ہے اب ہم جو اوسپر اعتراض کرتے ہین اونکی طرفداری
کرکے ہمپر اعتراض کرتے ہو تو وہ خدا پر اعتراض ہے کہ ہمارے ائمہ حضرات
خدا کی جانب سے ہین سبنی معجزات دیکھاے کتب فریقین مین موجود ہین
پس بعضے جاہل عالم نما معارضہ کرتے ہین کہ صاحب جناب امام زین
العابدینؑ اور سب ائمہ جو دعائین اپنے گناہون کا اعتراف اور طلب
مغفرت خدا سے کرتے تھے پس اگر گناہ گار تھے تو عصمت نہ تھے اور
اگر غلط فرماتے تھے تو بھی عصمت نہ تھے پس جواب اس کے علمانے بہت سے
دیے ہین مگر اس جواب کو مومنین خوب ذہن نشین کرکے سُنین
اور خوب یاد کرین پس جانو خدا تمہین توفیق خیر عطا کرے کہ خوف
خدا ہر بشر کو بقدر معرفت اوس کے ہے جیسقدر خدا کو پہچانتا ہے
ویسیہی خدا سے خوف کرتا ہے پس اگر سمجھو کافی ہے مگر تفصیل اوسکی
یہہ ہے ایک بندگان خدا این سے ہین کہ جنہین کفر و نفاق سے بھی پروا
نہین اور ایک ایسے ہین کہ وہ جانتے ہین کہ ہمین خدا نے پیدا کیا ہے
اور اتنا سمجھے ہین کہ پیغمبرؐ اوس کے بھیجے ہوے ہین مگر قلب معرفت سے ترک
صوم و صلوٰۃ کو اور شرب خمر وغیرہ کو کچھ برا نہین جانتے اور نادم

نہین ہوتے اور توبہ خدا سے نہین کرتے اور ایک ایسے ہین وہ ایسے
افعال قبیحہ پر پشیمان ہوتے ہین اور جو کہین اون سے ایسی خطا ہو
جاتی ہے تو اوسپر وہ مدتون نادم رہتے ہین اور توبہ کیا کرتے ہین
اور بعضے ایسے ہین جو اون سے ادنا گناہ ہو جاوے تو اوسکا تدارک
کرتے ہین اور توبہ خدا سے کرتے ہین اور اعمال خیر کو اپنے اور عبادت
کو بہت نہین جانتے بلکہ ڈرتے ہین کہ یہ اعمال ہمارے قابل قبول درگاہ
ہین یا نہین اور بعضے ایسے ہین کہ اعمال واجب کیسے اگر سنتی مثل
نماز شب وغیرہ کے اون سے ترک ہوتے ہین تو اوسپر وہ نادم ہوتے
ہین اور اپنے نفس کو ملامت کرتے ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ وہ
رات بھر سویا کرتے ہین او نہین پروا بھی نہین ہوتے اور ایک ایسے
ہین کہ اعمال شب قدر اون سے ترک ہو جاوے تو سال بھر رنج مین
رہتے ہین اور ایک ایسے ہین کہ اگر شب قدر کو جاگے تو وہ سمجھتی ہین کہ
ہمنے بڑا کام کیا اور ایک ایسی ہین کہ ہمیشہ شب بیدار رہتے ہین
اور واجبات کو اور نوافل کو اون کے اوقات پر بجالاتے ہین اور ہمیشہ
خدا سے خایف رہتے ہین کہ ہمارے اعمال قابل قبول ہین یا نہین
اور ڈرتے ہین کہ عجب کہین طبیعت ہین ہمارے نہ آجاوے کہ باعث
ہمارے خبط عمل کا نہ ہو جاوے یا کوئی گناہ ہووے کہ وہ ہمارے خرمن
ریاضت کو جلا دیوے پس یو ہین شب و روز خدا سے خایف رہتے
ہین اور ایک ایسے ہین کہ مکروہات سے خایف رہتے ہین کہ اور

لوگ حرام سے ویسا نہین ڈرتے اور اگر اون سے شغل امور جایز ہین
کہ وہ بھی عبادت ہے مثل کہانا کمانے یا ازواج سے مشغول ہونے مین کوئی
امر مستحب ترک ہوجاتا ہے چونکہ شغل اونکا تعلق براحت نفس سے
رکہتا تھا اوسپر وہ روتے ہین اور ڈرتے ہین اور خدا سے اپنے توبہ کرتے
ہین اسیجا سے ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے حسنات ابرار کے
بمنزلہ سیئات مقربین کے ہی یا زبان اونکی ذکر خدا سے کہین ساکت ہو
جاوے یا سکوت اونکا فکر سے خالی ہوجاوے یا نظر اونکی عبرت سے
خالی ہو بسبب ضرورت امور مذکورکے وہ اوسے پر روتے ہین کہ کہین
عتاب خدا نہ آجاوے کہ مقربان خدا پر ایسیہی امور مین عتاب آجاتا
ہے آیا نہین سنا حال حضرت یحییٰ کا کہ ایک دن بیت المقدس سے
اپنے گہر مین آے اصرار سے اپنی مادر کے لباس درشت کو اوتارا اور
لباس صوف ذرا نرم تھا پہنا کچہ کھانا کہاکے سوگیے خواب مین ندا
ہوئی اے یحیی ہمارے بیت المقدس سے یہ بہتر ہے اگر دیکہو جہنم کو تو
لباس آہن پہننا اختیار کرو پس روتے ہوئے اوٹھے اور لباس
خشن اپنا پہنا اور عرض کی پروردگارا اب سواے سایۂ بیت المقدس
کے کہین نہ بیٹھونگا پس جانو کہ خدا اپنے اولیا کے اتنی غفلت کو گوارا
نہین کرتا پس انہین باتون کو اور انہین امور کو سنی گناہ جانکے
تخطیۃ الانبیا لکھتے ہین مگر شاکر ہے خداوند عالم کا ہمارے حضرات ائمہ
پر اتنا بھی حکم عتاب امر خدا کا نہین آیا جیسا کہ اکثر اہل سنت نے

روایت کی ہے کہ قرآن مین سب صحابہ پر خدا نے عتاب کیا مگر ابن ابیطالبؑ پر کہ جہان ذکر کیا بخیر لکھا اسپر حال جناب امیر کا یہ تہا کہ خوف سے روتے روتے بیہوش ہوجاتے تھے ایک شمہ عبادت کا حضرت کے بیان کرون کہ جناب امام زین العابدینؑ کے عبادت کا یہ حال تہا کہ سال مین دو بار اعضائے سجود سے گھٹے کاٹے جاتے تھے اور بعضی روایتومین یہ ہے کہ آپہی جہڑکے گر پڑتے تھے غرض تفصیل حضرت کے عبادت کے طولانی ہے اس طاعت پر عبادت جناب امیرؑ کتاب مین دیکھ کے فرماتے تھے آہ کہان ہوسکتی ہے مجھسی عبادت مثل جناب امیر کے اور جناب امیرؑ فرماتے تھے آہ کہان ہوسکتی ہے مجھسی عبادت مثل رسول خدا کے اور وہ درگاہ الٰہی مین عرض کرتے تھے ما عرفناک حق عبادتک پس حال عبادت ہمارے سب ائمہ حضرات کا کتب فریقین مین یون مذکور ہے نہ گناہ کرتے ہین نہ وہ جہوٹھ بولتے ہین فتذکروا یا اولی الالباب اور سنو بعضی سنی جب کوئی دلیل اپنے مقتدا اون کے بچنے کے نہین پاتے تو جہنجہلا کے کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے من یمس جلدی لن یمسہ النار جو مس کرے میرے جلد کو نہ مس کریگی اوسے آتش جہنم پس عایشہ اور حفصہ کو جو شیعہ ناری جانتے ہین کیا سبب ہے اور اونکے تعریف خدا قرآن مین فرماتا ہے نساؤہ امہاتکم انہین برا جاننا کیونکر جایز ہے کہ خدا نے اونہین مومنون کی مان فرمایا ہے پہلے جواب اس کا یہ ہے کہ ہر عمل مین ایمان شرط ہے اگر ایمان ہے تو سب مفید ہو

اور نہین تو سارے دنیا کی عبادت کرے اور ایمان نہو تو سب
بیکار ہے بلکہ اگر مثل ملائکہ کے عبادت کرے تو بھی بیکار ہے پس اگر
حضرت نے فرمایا ہو تو ایمان مس کرنیوالیکا چاہئے ورنہ بہت سے
منافق صحبت رسولؐ خدا مین رہتے تھے اور وہ مصافحہ اور معانقہ
کیا کرتے تھے وہ بھی سب اس حکم مین داخل ہوان گے درک اسفل
نار مین کون جائیگا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ بنابر تمہارے مذہب کے
معاذ اللہ اباء طاہرین جناب رسولؐ خدا کے کافر تھے اوسپر سنی
دلیلین بیان کرتے ہین اور قران سے تو کچہ کام ہی نہین رکھتے کہ خدا
قرانمین فرماتا ہے وَتَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ پھیرنا تیرا اے رسولؐ
ہمارے سجدہ کرنیوالونمین خدا تو فرمارے کہ ہمنے تیرے نور کو سجدہ
کرنیوالونمین رکھا اور یہ اونہین کافر کمین محبت صحابہ مین بیہوش
ہین اور منہ یان بکا کرتے ہین اوسپر کلام عجیب ابن حجر مکی کہتا ہے
بعد بیان دلایل کفر آباء طاہرین رسولؐ خدا کے کہ ہم جانتے ہین
کہ اثبات کفر اباء رسولؐ خدا باعث ایذاء حضرت کا ہی مگر اسلاف
ہمارے بھی کرتے آے منصفو وَجَدْنَا عَلَیْهِ آبَاءَنَا کے یہی معنے
ہین یا کچہ اور پس جب ایذاء رسولؐ خدا کا اقرار کیا کافر و ملعون ہوئے
یا نہین اور ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر اعتقاد انکے خلفا کا بھی یہی تہا
وہ بھی اونمین داخل ہوے والا تم مخالف اپنے خلفا کے نہے ہو
جبوں سی بنابر تمہارے مذہب کے بزرگ حضرت کے کافر تھے آیا وہ جہنم

رسول خدا آشتی نکرتے تھے حضرت آمنہ دودہ پلاتی تھین ابوطالب گودلیتے تھے سب یہ مسلمان رہین داخل ہوے پھر تم اونھین کیون نارمی کہتے ہو اگر اونھین فایدہ نہ بخشا تو عایشہ اور حفصہ کو کیونکر فایدہ ہوگا تمھارے نزدیک مسلمان نہ تھے یا ہمارے نزدیک مسلمان نھین ہین اگر کہو کہ کیون تو ہم کہین کہ ان دونون کے حیا ہونے کے جہت سے کہ امانت رسول خدا مین خیانت کے دیکھو سورہ تحریم کو کہ انکے باب مین خدا نے کیا فرمایا ہے اِن تَتُوبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُکُمَا یعنے کاش تم توبہ کرو کہ تمھارے دل حق سے پھر گئے جب گواہی خدا سے دین حق سے پھر نا دلونکا اونکے ثابت ہوا تو ہمین کیا چیز مانع ہے برا جاننے سے آپکے اب جو پھرنا انکا جانب حق سے ثابت کرے تو ہم اپنے عقیدہ سے پھرتے وگرنہ مثل سنیو نکے قران سے روگردانی کرین الیسی جسپر ایمان انکا ثابت ہوے آیہ قرآن مثل سورہ تحریم کے نازل ہوا ہو بتلادے بعد اس آیت کے فرمایا ہی عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ یعنے شاید کہ اگر رسول ہمارا طلاق دے تمھین بدلے اللہ واسطے اوسکے ازواج بہتر تم سے کہ وہ مسلمات ہون اور مومنات ہون پس اس سے ظاہر ہوا کہ صفت اسلام اور ایمان اونمین نہ تھے جب تو خدا نے فرمایا کہ بدلین بہتر تم سے مسلمات اور مومنات سبحان اللہ خدا نے فرمایا کہ دل ونکے حق سے پھرے مگر اون دشمنون کے دل اون سے نہ پھرے خدا کے بھی کلام کو بجا نہ جانا ہوا اعتقاد ونکا کم نہ ہوا اور اونکی محبت سے

دست بردار ہوے اور پھر تماشا یہ ہے کہ استعجاب کرتے ہین اپنا پیغمبر کے
ازواج کیونکہ جہنم مین جاوینگے تو خداوند عالم ... فرماتا ہے
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
عِبَادِنَا الصَّالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ یعنے بیان
کرتا ہے اللہ واسطے اون کے جو کافر ہین کہ زن نوح اور زن لوط دونون
زوجہ ہمارے دو پیغمبرون کے ہین پس انہون نے افشاء راز کیا اور خیانت
کی حکم ہوا اون دونون کو داخل ہو جہنم مین اہل جہنم کے ساتھ پس سیاق
کلام کو دیکھو کہ پہلے عایشہ اور حفصہ کے خیانت اور افشاء راز بیان کیا
اور صفت قلوبکما فرمایا پھر مِنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ ارشاد کیا جب اس
کلام کو جناب باری کے دوست اون کے نہ سمجھے اور نہ مانا تو خدا نے یہ فرمایا
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا الخ یعنے بیان کرتا ہے اللہ مثل واسطے کافرون
کے کہ ابتو قرآن کے حکم کو حق سمجھے کہ اسیے خیانت پر دونون پیغمبرون کے
نے بیبیان جہنم مین گئین انکے لئے کیون استعجاب کرتے ہین پس نجم
الکرسنیون سے پوچھا اور اب بھی سنیون سے پوچھتے ہین کوئی جواب
نہین دیتا خدا کے کلام مین کچھ لغو نہین ہے بتاؤ یہان کون سے لوگ
کافر مراد ہین کافر بت پرست تو مراد بھی نہین ہوسکتا کہ کلام لغو ہوا
جاتا ہے کہ اگر کسیے کافر بت پرست سے کہو کہ دو پیغمبرون کی بیبیان
جہنم مین گئین وہ کہین گے خوب ہوا باعث اون کے خوشی ہونگی
اے غافلون سمجھو اسے کفر سے مراد یہان وہ کافر ہین جنہون نے

بات کو کہ باتین بنا بنا کے سب اہل مذہب اسے اہل مذہب کو سمجھاتے
ہین کیا کفار کیا مسلمان کیا یہودی کیا نصرانی مگر خدا کو اگر حاضر سمجھکر بجاے
خود سوچین تو حق پوشیدہ نہین رہتا پس سوچو اور راہ ہدایت کو دیکھو
بیطریقہ اہل بیت پیغمبر ہی ہے صراط مستقیم ہے اور انکے طریقہ پر سواے
شیعہ اثنا عشری کے کوئی نہین والسلام علی من اتبع الہدے

خاتمہ کتاب یہ حقیر بخدمت ناظران باانصاف و بطالبان طریقہ ہدایت کا
راہ بغی اور اعتساف سے عرض کرتا ہے اس مین غور کرین اور وجدنا
علیہ آباءنا پر عمل نکرین کہ یہ قول کفار کا ہے اس کے مذمت خداوند عالم
نے بہت فرمائی ہے اور علما کے تقلید کو مثل اہل کتاب کے برا کہا ہے
اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ یعنے خلاصہ یہ ہے کہ
لیا اونہون نے علما کو اپنے رب یعنے اونکی اطاعت اور اوس کے
اہل بیت کے اور اون کے معصوم اور اولی الامر کہا اور صلوۃ مین پیغمبر کا
اونہین شریک کیا اجر رسالت اون کے محبت کو مقرر کیا اکمال دین
اور اتمام نعمت اون کے خلافت و امامت کو فرمایا پیغمبر نے اوس حکم کو
سبکی سامنے سنایا کہ یہ تمہارا صاحب تصرف اور صاحب اختیار ہے
اور صحابہ کو قرآن کسیکو مومن اور کسیکو منافق فرمایا پس پیغمبر کے
بعد جن صحابہ نے اہل بیت کے گھر کو جلایا اور خلافت کو چھینا تو اونہین
کوئے عاقل اہل ایمان مین تصور کرے گا پس ان باتون کو سمجھو اور
دیکھو کہ تفصیل اس کے خوب کر چکی ہین قرآن کا حفظ کرنا اور عبادت

بہت سے کرنا بعد کامل کرنے دین کے ہی اور اکمال دین موقوف اقرار ولایت جناب
امیر پر ہے جیسی وضو شرط ہی نماز مین جب وضو نہو تو نماز کب درست ہی اسطرح سی
جناب رسول خدا نے جناب امیر کے ولایت کو شرط تمامے عبادات کا فرمایا ہی جیسے کہ
روایت حافظ ابونعیم اور صدر ائمہ اخطب خوارزم کے اوپر گذری یا ہے خداوند عالم
نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا خلافت جناب امیر مین اِن لَم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہُ یعنے
اگر اس حکم کو نہ پہنچایا ہمارے رسالت کو نہ پہنچایا حضرت نے سب کو وہ حکم رسانی
کی کہ جن کا مین صاحب تصرف ہون اوسکا علی ہے صاحب تصرف ہے جیسا کہ گذرا
پس اس سے ظاہر ہوا کہ جسنی اس حکم کو نمانا اوسنی گویا حکم خدا نمانا اور رسول خدا کے
رسالت نمانا پہر وہ کون تہا پس اے صاحبان انصاف حفظ قران کو نائل
کرنے کے واسطے ہی یون پڑہنا اور حفظ کرنا کچہ فائدہ نہین رکہتا کہ اوس کے
احکام نسمجہی تو لاحاصل اور بیکار ہی غلام حسین خان عبدالرحمن خان قندہاری کے
بہانجے نے جناب والد مرحوم سے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو حفظ قران
نکرے وہ کافر ہے جناب والد مرحوم نے فرمایا تمہین حفظ ہے وہ کہنے لگے کہ
نہین والد نے فرمایا کہ تمہین حفظ نہ ہمین حفظ ہم تم دونو کافر ہوئے وہ بولے
تمہارے مذہب مین حافظ ہوتے ہی نہین جناب والد نے کہ چلو میرے ساتھ
کہ مین حفظ قرآن اور کلمات شیعہ کرسکی سنوا دون پہر بولے کہ صاحب تمہارے
مذہب مین کہین شاذ و نادر حافظ ہوا تو کیا جناب والد نے فرمایا کہ وہ سب
ایک طرف آپکو اسکی بہی خبر ہے کہ حضرت عمر نے سورہ بقر بارہ برس مین
یاد کیا اور نہین ایک سورہ بہی یاد نہوا کہنے لگے کہ خدا حافظ جاسکے غرض جہاز

او ... نے فرمایا ایسے ہو گئیں اگرچہ یہ پن شہر ہو چکی تھے مگر کہا ابھی نہیں حضرت نے
فرمایا ابھی نا نچے جاؤ کیون صاحبون بتاؤ کہ یہان تو فرماتے ہین کو سے
تہمت کرے ... الا تو نہین تھا اسپہ کونسا آیہ نازل ہوا اور حدیث مین وارد ہوا
ہے الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غنا شدید تر ہے زنا سے پس وہ شدید تر
کا خود اقرار فرماتے ہین اپنے پر سے نہین خفا ہوتے اور اقرار سے گناہ گار کے
... ہوتا ہے پس وہ تو ثابت ہی ہوا مگر اپنے ساتھ پیغمبر کو بھی سمیٹا
ایا ... حضرت پر بھی کر دیا اور ومن اظلم ممن افترا مین داخل ہوئے مثل
پدر بزرگوار کے سبحان اللہ خدا تو سورہ تحریم مین فرماتا ہے یا ایہا الذین
امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا یعنے اے مومنو بچاؤ نفسون کو اپنے اور
اہل کو اپنے نار سے اور ... پیغمبر اور دن کو یہ حکم فرماوین اور نلے نے لوکا نہ
بر ... مردون کا ... رکھا وین اگر ایک چار سے بھی کہو کہ نانہ ہے پر
... سے بھی یہ نہ ہوگا اور اسے کتاب مین بے سبب
... بیبیون کے ساتھ گڑیان کھیلتے تھے حضرت کے
... فرماتے تھے ... تو ... فرماتے تھے کھیلو بس معاذ
... جو فضائل ... اور ازواج کے وارد ہین وہ
... تو حال ان کا مل گیا اور ان کے فسق کا اقرار
... سے معلوم ہو گیا تمہارے برات ... وہ برسے
مین ... اور ہم اون کو اور اون کے پدر کو ... اور ان کے تابعین
کو ایسا ہی جانتے ہین بد لایل اور برا ہین ایک شمہ اوس سے

بیان کیا ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ مین قران رکھہ دو تو ہم جیسے وحدانیت خدا
کا اقرار رکھتے ہین ویسا ہی انبیا کو اپنے پیغمبر کو سچا اور معصوم اور گناہون
سے بری اور برحق جانتے ہین اور ویسا ہے جناب امیر المومنین علی ابن
ابی طالب کو بلا فصل اپنے پیمبر کا خلیفہ جانشین حکم خدا سے جانتے ہین
اور اون کے گیارہ فرزندون کو بحکم خدا اور رسول خلیفہ اور امام جانتے
ہین اور جناب فاطمہ کو معصومہ اور صدیقہ اور حق پر جانتے ہین اسپر ہمین
ایسا یقین ہے کہ جیسے دوپہر کو آفتاب نکلا ہو ہمین کسی طرحکا تردد ایک
بال بھر بھی نہین ہے پس جیسا انکے صدق و عصمت کا یقین ہے
ویسا ہے اون کے مخالفین کے کفر و نفاق اور کذب اور ناری ہونیکا
یقین ہے بدلائل قرآنی اور احادیث رسول ربانی کے جیسا کہ قلیل اون
مین سے اس رسالہ مین بیان کر دیا اگر کوئی ہمارے سامنے آوے
اس سے زیادہ تر اوسے سمجھا دین اور دلائل اوسے دکھا دین کہ لکھنے
مین طول ہوتا ہے پس خدا اس رسالہ کے دیکھنے والون کو توفیق
اسباب کی دے کہ حق کو پہچانے سخن پروری اور انا وجدنا علیہ آبائنا
کو موقوف کرین اور اپنے علما کے بہکانے پر نہ آجاوین کہ تقلید امور
دین مین اور مسائل اصول دین مین جایز نہین ہے اسلئے ہم نے آیات
و احادیث کو جانبین کے بیان کر دیا ہے تا ظالبان حق کو شبہہ تقلید کا
نہووے خود آپ غور و فکر کر لین کہ جب اہلسنت کی کتابون سے حق
منکشف ہوا تو شیعون کی کتابون سے کیا ظاہر ہوگا اور سمجھو اس

انکی اس بات پر اور عداوت اہل بیت پر پردہ پوشی کرکے او نکے ظلمون کو مٹاتے ہین اور حق اہل بیت کو چھپاتے ہین اور کافر ہوے اور انکا خلافت جناب امیر علیہ السلام سے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جسنے انکار امامت علی کیا اوسنے انکار میرے نبوت کا کیا پس اوسنے انکار خدا کے رب ہونیکا کیا وہ کافر ہوا پس جناب امیر سے جو لڑنے آئے یا اونہون نے انکار کیا تھا یا نہین بہر صورت کافر ہوے اور جو اون کے اس ظلم پر راضی ہوے وہ فاسق انکی نصیب سقت مین زیادہ تر ہوے کہ اون لوگون نے تو دنیا ور ریاست پائی اور انہون نے [illegible] محبت مین جہنم پایا پس سمجھو اسے اور دوسرا جواب اور بہم تسکین مومنین کے لئے ارشاد فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِلَّذِینَ آمَنُوا امْرَأَۃَ فِرْعَوْنَ الخ کہ سمجھو شوہر ضرور نہین کہ اچھے ہوکر بی بی اچھی ہو اور بری کے بی بی بھی بری ہو بلکہ دیکھو پیغمبرون کے بیبیان جہنم گئے ہین اور کافر کے بی بی جنتی اب بیان جواب اس کا بھی ہوگیا کہ بعضے سنی مریدونکی بہکانیکو فضل عائیشہ اور حفصہ مین یون کہتے ہین کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اَلْخَبِیثَاتُ لِلْخَبِیثِینَ وَالْخَبِیثُونَ لِلْخَبِیثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِینَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبَاتِ اور خلاصہ یہ ہی کہ پاک پاکون کے لئے ہین پس جواب اس کا یہ ہے کہ جو اوپر گذر گیا اوسا سپر بھی یہ قرآن کو نسمجھے اور مثل طوطی کے پڑھا کئے کہ نہ سورہ تحریم کو دیکھتے ہین کہ خبیثات کیسی طیبون کے پاس تھے اور عورت خبیث پاس تھے پس مراد یہان نزدیک بعضون کے کلمات ہین

اور یہ مراد ہے کہ زنان خبیثہ سزاوار خبیثون کے واسطے ہین اگرچہ وہ طیبون
پاس ہون اور طیبہ سزاوار طیب کے واسطے اگرچہ وہ خبیث کے پاس ہون
اور اگر یہ اونہون تو کلام خدا مین اختلاف لازم آئے اور بعضے سنی دہوکہا
دیتے ہوتے ہین کہ صاحب فضیلت عایشہ ایسی ہے کہ اونکے باب مین آیہ
افک نازل ہوا یعنے عایشہ پر جو اتہام زنا ہوا تہا تو خدا نے اونہین تہمت
زنا سے بری کیا اور شیعونپر غصہ ہوتے ہین ذرا دیکہین صاحبان انصاف
اور غور کرین کہ یہ فرقہ عجب دغاباز ہے کہ تہمت کرین صحابہ اونپر اور خفا
ہون شیعونپر پوچہو سنیون سے کہ جنہنے تہمت کی وہ صحابہ سے تہا یا نہین
پس اگر برا کیا تو اوسنے کیا اوس سے سمجہو کہ وہ عزیز حضرت عایشہ کے
تہے تم اصحابون کے اوپر جان دیتے ہو وہ عایشہ پر تہمت لگاتے ہین
تم اونہین کچہ کہتے نہین شیعونپر خفا ہوتے ہو اور یہ آیہ جو نازل ہوا تو
دفع ملال رسول خدا کے واسطے تہا کہ مقام غیرت ہے کہ حضرت کی بی بی پر
یہ تہمت ہو نہ کچہ عایشہ کے تقدس و صلاح کے لئے تہا کہ عایشہ خود
اپنے فسق کا اقرار کرتے ہین جیسا قریب بیان ہوتا ہے اور اہل سنت
جانو اس بات کو کہ شیعیان جناب امیر ایسی اعتراض مہمل نہین کرتے
ہمارے اعتراض ایسے نہین ہین کہ کسی پر اتہام کرین جہوٹے باتین بنا کے
لوگون کو دہوکہا دین دشمن کو ملزم کرین بلکہ ہم اعتراض ایسے حق کرتے
ہین کہ حضرت عایشہ خود فرماتے ہین اور جمع بین الصحیحین مین مرقوم ہے کہ
جناب رسول خدا مجہی کاندہے پر چڑہا کے حبشیونکا تماشہ دکہاتے تہے

کلام کرتے ہین عنایت خدا سے شیعونکی ہاتھ سے الزام پاتے ہین تو اس بات کو
ٹال دیتے ہین یہ اس سبب سے ہی کہ جناب صادق نے فرمایا کہ ہشام جبتک تو ہماری
دین کے مدد کریگا روح القدس بحکم خدا تیرے مدد کریگا پس اب ہم تمامی علماء
اہل سنت سے یہ کہتے ہین کہ ہمین اپنے حقیقت پر ایسا یقین ہے کہ جس عالم کا
جی چاہے لکھنو محلہ مفتی گنج مین مکان ہی تشریف لاوے اور رجبہ سے اس
مقدمات مین گفتگو کرے اگر مجھے معقول کر دے اور خلافت کو اپنی خلفائے ثلاثہ
کے ثابت کر دے قران وحدیث سے تو مین اپنے اہل وعیال بلکہ معہ اہل احاطہ
مذہب اوسکا اختیار کرون تمام خرچ اونکی آنے اور تشریف لیجانیکا سب
اونکا دون اور بصدق دل اون سے بیعت کرون یہ از راہ نفسانیت نہین ہے
بلکہ بنا بر طلب حق اور اگر مین حقیت مذہب کو اپنے اور خلافت جناب ائمہ
اثنا عشر کو ثابت کر دون اور بطلان خلافت اون کے خلفا کو اونپر ظاہر کر دونگا
تو وہ مریدون اور شاگردون سے شیعہ ہوجاوین پس جانو کہ یہ رسالہ مینے
اسلیئے نہین لکھا کہ کوئی جواب اسکا لکھی اس لیئے کہ اہل سنت کا یہ حال ہی
جو چاہتے ہین جواب مین محل وبی محل لکھدیتے ہین جانتے ہین کہ جب کوئی جواب
لکھیگا تو اوسوقت دیکھہ لینگے اوسوقت تو مریدون کے سامنے بات رہجاتی
ہے خدا کا تو خوف ہی نہین ہے جب کوئی اوسکا جواب لکھتا ہے تو پھر اوسکا
جواب نہین آتا اور کہین بھی جب تو شیعہ اونکا کلام دروغ پکڑتے ہین
تو اونکو انفعال بھی نہین ہوتا چنانچہ قریب زمانہ ہوا کہ ایک صاحب نے
اہل آرہ سے رد تقیہ مین ایک رسالہ مختصر سا لکھہ کے اوسے چھپوا دیا اوسمین

ایک عبارت دروغ کہ مشتمل اوپر مدح شیخین کے ہی جناب امیرؑ کے طرف منسوب کیا اور نہج البلاغہ کا نام لیا کہ کہین نہج البلاغہ مین اثر اوسکا نہین دیکھا اگر دروغ کا ٹھکانا ہے اور دوسرے حدیث جناب صادق علیہ السلام سے آدہی نقل کی ہے اور آدہی چھوڑ دے یہ چال فریب کا ہے کہ دو ورق کا رسالہ اوس مین دو جھوٹ لاتقربوا الصلوٰۃ کو لے لیا اور وانتم سکارٰی کو چھوڑ دیا اور اسیطرحسے سب مضامین کا اوس کے یہی چال ہی غرض اوسکی رد لکھنو مین جناب مولوی مرتضیٰ صاحب نے کی اب اوسکا جواب کوئی نہین لکھتا کیونکر لکھے کہ پوری حدیث مین خلاف اونکی مطلب کے ہی اور نہج البلاغہ مین اپنے قول کو داخل کیونکر کرین پس جب شاہ عبد العزیز دہلوی بڑے اولیاء دین کے دل تحفہ اثنا عشری مین سراسر جھوٹ لکھ دیا اور سنی اونہین بزرگ جانتے ہین پس صد ہو گئے اب آگے کیا کہی مگر ہان یہ کہا جاوے کہ مرید کو اطاعت پیر واجب ہی کہ یہ تو مرید حضرت ابوبکر کے ہین اور اونہون نے پہلی ہی یہ افترا کیا ابو لو پہر مرید تو سرفراز ہوی اسلئے ہم نے موقوف کیا اور یہ کہنا کہ عالم کا جی چاہے ہم سے گفتگو کر لے یہ ہمنے بیان کئے تا مجمع عام مین سبکے روبرو ہو تو معلوم ہو جائے کہ حق کسکا ہی اور اگر ہمارے کلام کو کوئی غور کر کے دیکھے تو جانین ہمارا ارادہ دین بیان کرامات صوفیہ اور روایات مہملہ پر نہین ہے جاہلو اسبات کو پہر کر رہ سمجھاتے ہین اسی خیال کر کے سنو کہ اصحاب رسول خدا مین سے مین حضرت سلمانؓ ابوذر و مقداد و عمار و خذیفہ سے سعد عبد اللہ ابن الانصاری وغیرہ سے

اور سائر ازواج حضرت مین سے حضرت خدیجہ اور حضرت ام سلمہ اور دختر ابو سفیان خواہر معاویہ زوجہ حضرت نہین کیا دیدیا کہ ہم لو نہین اچھا جانتے ہین اور تعریف کرتے ہین بلکہ بلال اور قنبر اور فضہ تک کی ہم مرتبہ غلامی کے کرتے ہین اور اونکے مدح و ثنا مین مصروف رہتے ہین اور جنہین ہم برا کہتے ہین خواہ اصحاب نبی ہین خواہ ازواج سے اونہون نے کیا ہمارا چہین لیا ہے مگر جب ان کے محبت اہل بیت سے اور اونکے عداوت فریقین سے ثابت ہوے تو ہم نے بزابر اطاعت خدا اور رسول کے اون سے محبت اور اون سے عداوت اختیار کیا والسلام کچہ ہمین نفسانیت نہین ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ لوگ بہی محبت اہل بیت رکہتے ہوتے تو ہم اونکو بہی برا نجانتے کہ یہی حکم خدا و رسول ہمین ہے کیا عرفت نہین دیکہا تم نے کہ اگر امام زادون نے عداوت اہل بیت کو اختیار کیا تو ہمین اونسے بہی تبرے کا حکم خدا و رسول کا ہے کہ اونسے ہمپر محبت اہلبیت رسول کو واجب اور محبت اعدا کو اون کے حرام کیا بلکہ اعتراف کیا ہی پس ہم اہلبیت سے محبت رکہتے ہین اور اونکی اطاعت واجب جانتے ہین نہ مثل اہل سنت کے پس کسے دشمن اہل بیت کو برا نہین کہتے ہین جسکی دشمنی ہم بیان کرتے ہین اوسے ٹال دیتے ہین اور کہتے ہین وہ کہ بہاور بات ہی چنانچہ اَلْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ یعنے مومن اور مومنہ آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین اوسیطرح منافق ایک دوسرے کے دوست منافق مومن کو اور مومن منافق کو دوست نہ کہین گے

اور اصول دین مین تو ابو الحسن اشعری کے تقلید کرتے ہین اور فروع مین امام
اربع کے یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کے اہل بیت پیغمبر سے کچھ علاقہ نہین اور
اونکے احوال پر کچھ توجہ نہین بلکہ صاحب صحیح بخاری نے ترقی کے ہے کہ یہ
روایت امام صادق کو نہین جانتا اجد فی نفسی شیئا یعنے پاتا ہوا اپنے نفس
مین جانئے کچھ خبر اور خرگوش کو آپ حلال جانتے ہین اور حالانکہ اونکے
علما نے تصریح کے ہے کہ بقول جناب امام جعفر صادق علیہ السلام حرام ہے
اوسیطرح قیاس مسائل تمہارے کیا جائز اور صاحب مفتاح لکھے ہے کہ
انکے عالمین تصریح ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیاس کو
حرام فرمایا ہے غور کرو عمل تو کرتے ہو سیرت شیخین پر اور نام لیتے ہو سنت
رسول خدا کا اطاعت محبت اہل بیت کا دم بھرتے ہو اور ایک حکم کو اونکے
پہچانتے نہین بلکہ نام بھی اہل بیت کا جانتے نہین کتب سنی اور شیعہ
مین شیعہ علی اور شیعہ اہل بیت احادیث و روایات مین مرقوم ہے کہین سنی
علی کے اور سنی اہل بیت کی بھی سنی دیکھا ہو بتا دے یہ نام مذہب سنی
کہان سے حاصل ہوا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنی یعنے سنی ہوی پر عمل کرتے
ہین اور حدیث سے کچھ کام نہین چنانچہ ایک شیعہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ
عبد القادر کے فضل جو آپ بیان کرتے ہین کہ رسول خدا کو براق پر چڑہایا تھا
آپنے کہین کتب احادیث مین نہین دیکھا یہ کہان ہے تو اوسکا جواب یہ کہ یہ سینہ بسینہ آیا ہے
پس فضائل مخدوم الصحابہ و روایات انکی مذہب مین دین الہی سے بین کسیطرح ہے والسلام علی من
اتبع الہدی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ مفیدہ جسکا ہر فقرہ شاہراہ ہدایت کے لیے دلیل ہے مصنفہ ہادی نابلدان کوچہ بلاد تحقیق اسم بامسمی جناب مولانا و مقتدانا حضرت مرزا ہادی صاحب قبلہ لبسط اللہ فیوضکم علی العالمین موسوم بہ

مسکۃ المخالفین تمام ہوا دوستان اہلبیت کو یہہ رسالہ لے کر حرز جان و ایمان بنانا ضرور ہے کہ مخالفین کے جہاد مین اس سے بہتر سپر نہین

شعر

شکر حسب بداد للہ کے ملنے کا صفیر(?)
جو جو انعم وہابی اوالحمد سے ملتی ہی(?)

(اطلاع) یہ رسالہ خاص شیعہ مذہب کے واسطے چھپا ہے حضرات اہلسنت و جماعت نہ خریدین نہ دیکھین۔